نحن انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا ترجمان

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا چھبیسواں

سالانہ اجتماع و شوریٰ

حدیقہ احمد بریڈفورڈ

۱۶ تا ۱۸ ستمبر ۲۰۱۱ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

تمام انصار بھائیوں سے گذارش ہے کہ اِس بابرکت پروگرام میں
شریک ہوکر اِس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں!

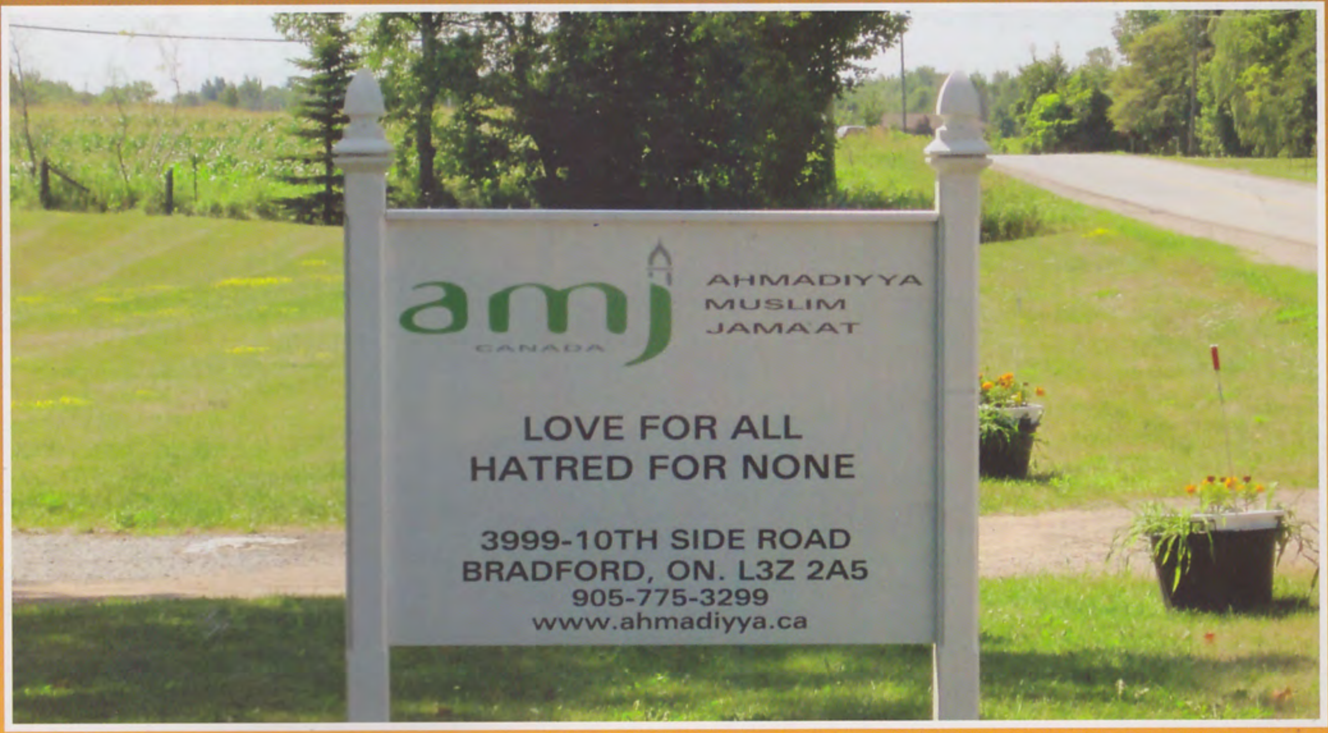

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے انصار بھائیو!

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مجلس انصاراللہ کینیڈا اپنا چھبیسواں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اجتماع حدیقہ احمد بریڈفورڈ کے مقام پر منعقد ہوگا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ حدیقہ احمد پر اس قسم کا کوئی پروگرام ہو رہا ہے۔

میری سب دوستوں سے گذارش ہے کہ اِس تاریخی اجتماع میں بھرپور شرکت کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور برکتوں کے وارث بنیں۔

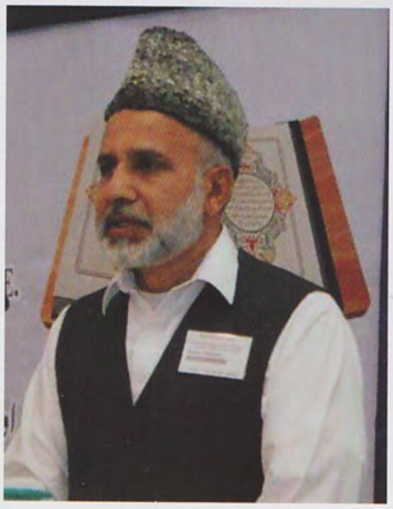

والسلام

خاکسار شفقت محمود

صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی مجلّہ

نحن انصاراللہ

جلد نمبر: ۱۲   شمارہ نمبر: ۲   بابت جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء   ۱۳۹۰ ہجری شمسی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

دینی اقتباسات	2
اداریہ	4
داڑھی رکھنے کی حکمتیں اور مصالح	7
حضرت مسیح ناصریؑ کہاں ہیں؟	12
کشمیر کی غلامی کا پسِ منظر اور اسیروں کے رستگار کی رستگاری	16
داستانِ اسیری	20

نیشنل امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا

مکرم و محترم ملک لال خان

صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

شفقت محمود

قائد اشاعت

محمد جاوید ظریف

مدیر۔ اردو

ناصر احمد وینس

مدیر۔ انگلش

ڈاکٹر ساجد احمد

کمپوزنگ و ڈیزائننگ

محمد اشرف۔ محمد خلیل

فوٹوگرافی

ملک مظفر احمد۔ محمود احمد چغتائی

پرنٹر: جمینک گرافکس

دفتر اشاعت۔ 100 Ahmadiyya Ave., Maple, ON Canada L6A 3A4
Email: nahnuansarullah_canada@yahoo.ca

قرآن مجید

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۹﴾

اور ہر ایک کیلیئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (۲:۱۴۹)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ **(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)**

ارشاد حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام

”**اسلام** کے معنی میں ذبح ہونے کے لیئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضاء کے ساتھ اپنی رُوح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا یہ پیارا نام تمام شریعت کی رُوح ہے اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لیئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے پس **اسلام** کا لفظ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لیئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔“ **(لیکچر لاہور صفحہ ۱۵۲)**

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

عہد

مجلس انصاراللہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جِد وجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

زمیں جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے...!

گذشتہ دنوں پاکستان کے اہم صنعتی شہر فیصل آباد میں ایک مخصوص متشدد گروہ کی جانب سے کُھلا خط (ہینڈ بل) عوام الناس میں تقسیم کیا گیا جس میں احمدیوں کو کھلم کھلا یہ دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے احمدیت ترک نہ کی تو سب کو قتل کر دیا جائے گا۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ جب حکومت اور ضلعی انتظامیہ کو باقاعدہ ایڈریس اور فون نمبر کیساتھ طبع شدہ یہ دھمکی نامہ دکھایا گیا تو کسی ذمہ دار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اور یوں حکومتی انتظامیہ باخبر ہونے کے باوجود ملکی شہریوں کے جان و مال کی حفاظت جیسے فرائض سے مجرمانہ حد تک غفلت برت رہی ہے۔ (ہینڈ بل کا عکس اِسی شمارے میں شاملِ اشاعت کیا جا رہا ہے) احمدیوں کے معاملہ میں یہ پہلا موقعہ نہیں کہ اس قسم کی متشدد تنظیموں کے افراد سے چشم پوشی برتی گئی ہو۔ ماضی قریب پر نظر ڈالی جائے تو المناک واقعات کی ایک زنجیر کچھ اس طرح دکھائی دیتی نظر آتی ہے:-

☆ چک سکندر (گجرات) کے دلخراش واقعہ میں احمدیوں کا پورا گاؤں جلا دیا گیا تھا۔ پورے گاؤں کے احمدی گھرانے اپنے گھروں سے بے گھر ہوگئے۔ ان کے گھروں کو نہ صرف جلا دیا گیا بلکہ ان کے مال واسباب بھی لوٹ لئے گئے۔ اس ضمن میں گرفتار ہونے والے ملزمان کو تو بعدۂ چھوڑ دیا گیا البتہ اُلٹا بعض بیگناہ احمدی ابھی تک پابندِ سلاسل ہیں یا مقدمے بھگت رہے ہیں...!

☆ تخت ہزارہ (سرگودھا) میں احمدیوں کی مسجد کو جلایا اور اس میں موجود افراد کو بیدردی سے نہ صرف جان سے مار دیا گیا بلکہ اُن کی لاشوں کو رسیاں باندھ کر گلیوں میں گھسیٹا گیا۔ گرفتار ملزمان کو بعد ازاں بلوہ کی آڑ میں رہا کر دیا گیا...!

☆ گھٹیالیاں (سیالکوٹ) میں احمدیہ مسجد میں دورانِ نماز احمدیوں پر فائرنگ کر کے نمازیوں کو شہید کیا گیا۔ ملزمان گرفتار ہوئے جنہوں نے الزام قبول کیا۔ مگر ان کو بھی چھوڑ دیا گیا...!

☆ مونگ (منڈی بہاؤالدین) میں نمازِ فجر کے وقت مسجد میں فائرنگ کے نتیجہ میں درجن کے قریب احمدی شہید کئے گئے۔ ملزمان گرفتار ہوئے، انہوں نے بھی الزام قبول کیا مگر ان کو بھی چھوڑ دیا گیا...!

☆ گذشتہ سال 28 مئی کو لاہور کی دو احمدیہ مساجد میں دہشت گردوں کے ہاتھوں تاریخ احمدیت میں ایک ہی دن میں سب سے زیادہ شہادتیں ہوئیں۔ دو دہشت گردوں کو احمدی نوجوانوں نے قابو کر کے پولیس کے حوالے کیا۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یوں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے بعد انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں سے انہیں تختۂ دار پر لٹکا کر عبرت ناک سزا کا نمونہ بنایا جاتا۔ لیکن اس کیس پر ایک سال گزر جانے کے باوجود اس پر سوالیہ نشان، پاکستانی انتظامیہ کی سرد مہری، بے بسی یا حد درجہ کی کوتاہی کی چغلی کھا رہا ہے...!

جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ ظلم وستم ڈھانے یا اسکی کھلی چھوٹ دینے والے اربابِ اختیار یہ مت بھولیں کہ ان سے پہلے بھی احمدیوں کے ساتھ ظلم روا رکھنے والوں کو مکافاتِ عمل کے ہاتھوں قدرت نے کس طرح کے انجام سے دوچار کیا۔ جو آندھیوں اور طوفانوں کی مانند آئے، خدا نے ان کی خاک اُڑا کر رکھدی... جنہوں نے ہمارے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کے سرِ عام دعوے کئے خدا نے ان کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دیا اور وہ زندگی کی بھیک مانگتے دکھائی دیئے... خود کو "قادرِ مطلق" کہنے والے فضاؤں میں ہی جل کر راکھ بن گئے... اس کے برعکس دیکھنے والی آنکھوں نے یہ نظارے بھی دیکھے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے مال و جان و آبرو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خاطر قربان کر دی، خدا نے ان کی پشتوں کو بھی مالا مال کر دیا۔

ایک الٰہی سلسلہ ہونے کے ناطے یوں تو افرادِ جماعت احمدیہ کو بعض دیگر ممالک میں بھی مخالفت کا سامنا رہتا ہے۔ جسکی ایک مثال انڈونیشیا بھی ہے۔ لیکن وہاں حکومتی ایوانوں میں انصاف اور انسانیت کی حالت شائد ابھی اتنی گئی گزری نہیں جتنی اس وقت پاکستان میں نظر آتی ہے۔ موازنہ کے طور پر ذیل میں ایک خبر کا حوالہ پیش ہے جو ٹورنٹو کے ایک اُردو اخبار میں بایں الفاظ شائع ہوئی ہے:-

''انڈونیشیا، احمدی پر حملے کے الزام میں تین مسلمانوں کوقید کی سزا''

''کوالالمپور (نامہ نگار) انڈونیشیا میں ایک احمدی پر حملے کے الزام میں تین مسلمانوں کو قید کی سزا دی گئی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کےمطابق تینوں مسلمانوں پر الزام تھا کہ وہ ایک احمدی راہنما کے گھر پر حملے میں ملوث تھے۔ صوبہ بانٹسن کی ایک مقامی عدالت نے الزام ثابت ہونے پر آدم دامن، ادریس بن مہندی اور دانی بن مصرا کو تین سے چھ ماہ تک قید کی سزا سنادی۔'' (بحوالہ ہفت روزہ عوام۔ ٹورنٹو، 29 جولائی 2011ء۔ صفحہ نمبر 3، کالم نمبر 5)

کہیں انصاف اور کہیں ناانصافیاں الغرض پُر خار راستوں پر چلتے چلتے گذشتہ سوا سو سالہ مخالفانہ مشق اور طرح طرح کے ڈھائے جانے والے ستموں کے باوجود قافلۂ احمدیت کی ترقی کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ اُس خدا کی تائید و نصرت کا وعدہ تھا جو کل بھی ہمارے ساتھ تھا اور آج بھی ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ یوکے کے حالیہ جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی برسات کی صرف ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اِس سال چار لاکھ اسی ہزار کے قریب سعید روحیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں۔ اسی طرح دوسو ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پودا لگ چکا ہے۔ جبکہ یو این او کے صرف 193 ممالک ممبر ہیں۔ اللہ اکبر...!

آج روحانی یو این او یعنی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی حیرت انگیز وسعت اور ترقی کو دیکھ کر حاسدین و مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ آغازِ سلسلہ سے ہی اس کی ترقی کو روکنے اور اپنی عددی کثرت کے زُعم میں کفّارِ مکہ کی تاریخ دہراتے ہوئے احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں مصروف رہے ہیں۔ لیکن ہر صاحبِ ایمان احمدی اس حقیقت کا نظارہ بارہا کر چکا ہے اور کرتا رہے گا کہ بزبان عبیداللہ علیم ؎

زمیں جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے ☆ تو آسماں سے اُترا خدا ہمارے لئے
اُنہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت ☆ ہمیں یہ ناز، بہت ہے خدا ہمارے لئے

ع دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے!

احباب جماعت میں یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مورخہ 29 جولائی 2011ء کو اپنی اقامت گاہ بمقام ربوہ بعمر تقریباً سو سال انتقال فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے اب تک سب سے طویل عمر پائی۔ مزید براں آپ وہ مقدّس ہستی تھیں جو ایک خلیفۂ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی، دو کی بہن اور ایک کی والدہ تھیں۔ آپ ایک عبادت گزار، مہمان نواز، سلیقہ مند اور خدمت خلق کرنیوالی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی حیثیت سے ایک لمبا عرصہ لجنہ ربوہ کی بہت فعال رکن رہ کر دینی تربیت فرماتی رہیں۔ 1913ء میں افرادِ سلسلہ کی علمی پیاس بجھانے والے روزنامہ الفضل اخبار کے اجراء کے وقت ابتدائی طور پر جو قربانی پیش کی گئی، اس میں صاحبزادی موصوفہ کا زیور بھی شامل تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپکے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

ادارہ نحن انصار اللہ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام احباب جماعت سے دل کی گہرائیوں سے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

کھلا خط

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

Alami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

22-CO OPERATIVE BANK BUILDING INSIDE CIRCULAR ROAD FAISALABAD: P HONE 2633522

حوالہ نمبر [illegible] تاریخ 11.3.09

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

ہم آپ کو عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت ﷺ کی طرف سے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور احمدیت و مرزائیت سے توبہ کرنے اور مرزا غلام احمد کو جھوٹا اور رسول پاک ﷺ کو آخری نبی ﷺ ماننے اور مذہب اسلام میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ تم سید مظفر احمد ولد سید حسن محمد مرحوم مع اہل و عیال احمدیت کی تبلیغ اور کافرانہ حرکات سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاؤ گے اور یہ بھی امید کرتے ہیں کہ تم اسلام اور رسول پاک ﷺ کی تعلیم کی طرف آ جاؤ گے اور ہماری اس دعوت کو باخوشی قبول کرتے ہوئے مسلمان ہو جاؤ گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کیساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہوئے ان کو مسلمان ہونے کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے اور جن لوگوں نے مسلمانوں کے اچھے برتاؤ کے باوجود اسلام کی دعوت قبول نہیں کی ان کا حشر بھی تاریخ میں موجود ہے اس لیے ہم آپ کو اچھے مسلمان ہونے کے ناطے حقیقی مسلمان ہونے کی دعوت دے رہے ہیں اگر آپ نے اس آخری اور قیمتی موقع کو ہاتھ سے گنوا دیا تو تم لوگوں کا بھی وہی انجام ہوگا جو مراد کلاتھ ہاؤس اور دوسرے مرتد و کافر مرزائیوں والوں کا ہوا تھا ہم تمہاری جماعت کے بڑے کافروں جو کہ مرتد اور کافر ہیں اور جن کی سزا صرف اور صرف موت ہے ان کو بھی اسلام کی دعوت دے رہے ہیں لیکن اگر تم نے بمعہ اہل و عیال اسلام کی دعوت قبول نہ کی اور مرزا غلام احمد کو نبی ماننے سے انکار نہ کیا تو انجام کے تم خود ذمہ دار ہوں گے۔ یاد رہے کہ تمہارا گھر، بچے ہماری ہٹ لسٹ پر ہیں اور تمہاری تمام منفی حرکات کا ہمیں باخوبی علم ہے۔ یہ خط تمہیں بھیجنے کیساتھ ہی اطلاع کیلئے تم لوگوں کے نام پتے اور تمام ضروری معلومات لشکر جھنگوی، طالبان، جیش محمد اور تمام دیگر مذہبی تنظیموں کو بھی بھیجی جا رہی ہیں تاکہ اگر تم لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا تو تم لوگ بچ کر نہ جا سکو۔ تم لوگوں کو کھلم کھلا اجازت ہے کہ تم یہ خط جس مرضی ایجنسی یا تھانہ میں دکھا سکتے ہو اور اپنی حفاظت کیلیے جو کچھ کر سکتے ہو کر لو تم لوگوں کے بچنے کی سوائے اسلام قبول کرنے کے اور کوئی جگہ نہیں بچتی۔ آخر میں اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ تم لوگ مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام کی پناہ میں آ جاؤ گے تو دنیا اور آخرت کے تمام خطرات سے محفوظ رہو گے۔

مولانا [illegible]

امیر [illegible]

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

۲۲۔ کوآپریٹو بنک بلڈنگ سرکلر روڈ فیصل آباد

۲۲۔ کوآپریٹو بنک بلڈنگ اندرون سرکلر روڈ فیصل آباد۔ فون: ۲۶۳۳۵۲۲

اگر نقصان پہنچا تو کون ذمہ دار ہوگا؟

داڑھی رکھنے کی حکمتیں اور مصالح

داڑھی رکھنا سعادت مندی ہے۔ یہ جسمانی صحت کے لئے بھی مفید ہے

داڑھی مرد کی زینت ہے

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی تخلیقی بناوٹ میں بعض فطرتی تفاوت رکھے ہیں۔ جوان دونوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک داڑھی ہے۔ جو صرف مردوں کو عطاء ہوئی ہے۔ یقیناً یہ مرد کی زینت اور اس کا زیور ہے۔ جو اسے عورتوں سے ممتاز کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی طبعی خوبصورتی کا بھی باعث بنتی ہے۔

فطرت کی ۱۰ باتیں

آنحضرت ﷺ سچی انسانی فطرت کے علمبردار ہیں۔ آپؐ نے مذہب کی عمارت کو انسانی فطرت کی بنیادوں پر سے اُٹھایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ہر بچہ سعید فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے پھر وہ اپنے ماں باپ کی پرورش کے زیرِ اثر مختلف راستے اختیار کر لیتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

دس امور فطرت میں داخل ہیں اور فطرت کا حصہ ہیں اس لیئے ان پر عمل کرو۔

۱۔ مونچھیں چھوٹی رکھنا۔

۲۔ داڑھی بڑھانا۔

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ ناک پانی سے صاف کرنا۔

۵۔ ناخن کاٹنا۔

۶۔ بغل کے بال صاف کرنا۔

۷۔ زیر ناف بال کاٹنا۔

۸۔ انگلیوں کے جوڑ دھونا۔

۹۔ پانی سے استنجا کرنا۔

۱۰۔ قلی کرنا۔

(مسلم۔ کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ)

پس داڑھی رکھنا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اور فطرت کا تقاضا ہے۔

داڑھی رکھنا سنت نبویؐ ہے

آنحضور ﷺ کی داڑھی بہت خوبصورت اور گھنی تھی۔ حضرت انس بن مالکؓ جو آنحضور ﷺ کے گھریلو خادم تھے نے دس سال تک آپ کی خدمت کی۔ اور بہت قریب سے آپ کو دیکھا روایت کرتے ہیں کہ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔ (بخاری کتاب اللباس باب الجعد)

آپؐ نے بعض دفعہ خضاب کا بھی استعمال کیا۔ آپؐ سر کے بالوں اور داڑھی کو خوشبو بھی لگایا کرتے تھے۔ وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کے صحابہؓ نے بھی داڑھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں روایت آتی ہے کہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑ کر باقی زائد بال کاٹ دیا کرتے۔ (بخاری کتاب اللباس)

داڑھی رکھنے کا حکم

آنحضور ﷺ نے مختلف موقعوں پر مختلف الفاظ کے ساتھ داڑھی رکھنے کی تلقین فرمائی مثلاً فرمایا:۔ داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری کتاب اللباس)

بعض روایات میں یہ وضاحت فرمائی کہ داڑھی مونچھوں سے بڑی ہونی چاہئے۔ ان کے معنی معمولی فرق کے ساتھ قریباً ایک جیسے ہیں کہ مونچھوں کے مقابل پر اپنی داڑھی کو بڑھاؤ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان

حضرت مسیح موعودؑ سے داڑھی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

”بعض داڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے

نحن انصار اللہ۔ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء

درمیان رکھ دیا ہے۔'' (بحوالہ ''بدرسوم کے خلاف جہاد ص ۹۶'')

محبت کا تقاضا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

''ہم تو نصیحت کر دیتے ہیں جسے ہمارے ساتھ محبت ہوگی وہ خود رکھے گا، ہماری داڑھی ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرے گا وہ خود رکھ لے گا'' (بحوالہ مشعل راہ ص ۳۹)

خشخشی داڑھی

اگر کسی کو داڑھی رکھنے کی عادت نہیں تو بعض اوقات اس کے لئے ابتداء میں مکمل اور بڑی داڑھی رکھنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اسے چاہئیے کہ بے شک آغاز میں چھوٹی اور معمولی رکھ لے۔ جس کے بعد آہستہ آہستہ اسے بڑی داڑھی رکھنے کی توفیق ملے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''چونکہ جو لوگ داڑھی منڈوانے کے عادی ہوتے ہیں وہ یک دم داڑھی نہیں رکھ سکتے اور اس لئے ہم نے اجازت دے دی کہ اچھا تم خشخشی رکھ لو...... (آپ نے فرمایا) ہم نے خشخشی کی اجازت ان لوگوں کو دی تھی جو استرا پھیرتے تھے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ تم استرا نہ پھیرو اور چھوٹی چھوٹی خشخشی داڑھی ہی رکھ لو۔ لیکن یہ جواز جو استرا والوں کا تھا اس پر دوسرے لوگوں نے بھی عمل کرنا شروع کر دیا.... حالانکہ جواز تو کمزوروں کیلئے ہوتا ہے۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا کہ جب استرا پھیرنے والے خشخشی داڑھیاں رکھ لیں گے تو ہم انہیں کہیں گے اب اور زیادہ بڑھاؤ اور آہستہ آہستہ وہ بڑی داڑھیاں رکھنے کے عادی ہو جائیں گے۔'' (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء)

پس داڑھی خواہ معمولی نوعیت کی ہو ضرور رکھنی چاہئے کیونکہ یہی محبت کا تقاضا ہے۔

مذہبی غیرت کی علامت

۱۴۔ فروری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ ایک اور رنگ میں داڑھی کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اصل بات یہ ہے کہ گو داڑھی کو مذہب میں کوئی بڑا دخل نہیں لیکن اغیار تمہاری داڑھیوں کو، سر کے بالوں کو اور تمہارے کپڑوں کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ تم اپنے مذہب کیلئے کتنی غیرت اپنے اندر رکھتے ہو۔ اور تم اسلامی شعار کو قائم کرنے کی کس قدر کوشش کرتے ہو۔ پہلے مسلمانوں نے چونکہ داڑھی کے معاملے میں کمزوری دکھائی ہے۔ اس لیئے فوجوں اور پولیس میں مسلمان داڑھی منڈوانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جب مسلمان یہ کہتے ہیں کہ آخر سکھ بھی تو داڑھیاں رکھتے ہیں ان سے یہ مطالبہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ تو اسے جواب دیتے ہیں کہ وہ سارے کے سارے داڑھیاں رکھتے ہیں اس لیئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مذہب میں داڑھی رکھنے کا حکم ہے۔ لیکن تمہارے اکثر مسلمان منڈواتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تمہارے ہاں کوئی حکم نہیں تم اپنی مرضی سے رکھنا چاہتے ہو... سکھوں نے چونکہ اس معاملہ میں جرأت دکھائی ہے اس لیئے گورنمنٹ ان کو مجبور نہیں کرتی اگر (یہ لوگ) بھی جرأت سے کام لیں تو ان کا بھی رعب قائم ہو جائے۔'' (الفضل ۲۱۔ فروری ۱۹۴۵ء بحوالہ مشعل راہ ص ۴۵۸)

بعض احمدیوں کا مثالی نمونہ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

ہمارے ایک واقف زندگی جو اب تحریک جدید میں کام کر رہے ہیں وہ پہلے پولیس میں تھے۔ انہوں نے میرے اعلانات پر داڑھی رکھ لی۔ اس پر افسر نے انہیں تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آخر جب زیادہ تنگ کیا گیا تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔

ایک فوجی احمدی کو داڑھی رکھنے پر افسر نے فوجی حوالات میں دے دیا۔

یہ واقعات ہر جگہ ہو رہے ہیں..... آپ نے فرمایا ''ایک انگریز جو یہاں احمدی ہوا اس نے تو احمدی مسلمان ہونے کے بعد داڑھی رکھ لی۔ حالانکہ انگریزوں میں تو سب ہی داڑھی منڈواتے ہیں۔ اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی قربانی کا ثبوت دیا کہ میں اسلام کے احکامات پر عمل کر کے دکھا سکتا ہوں۔ اس کو اس کے ملک کے لوگوں نے حیرت کی نظر سے دیکھا اور ولایت کے اخباروں میں اس کے متعلق نوٹ بھی شائع ہوئے۔ بعض لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم داڑھی رکھتے ہو۔ لیکن لباس انگریزی پہنتے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے، تو اس نے جواب دیا کہ کپڑوں کے متعلق مجھے اسلام نے کوئی خاص حکم نہیں دیا اور نہ اسلام مجھے ان کپڑوں کے پہننے

سے منع کرتا ہے لیکن اسلام مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لیئے میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ جس طرح ایک انگریز کے داڑھی رکھنے پر انگلستان کے لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا۔ اسی طرح ہندوستان کے لوگ تمہارے داڑھی نہ رکھنے پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔'' (مشعل راہ ص ۴۵۸)

داڑھی رکھنے کی حکمتیں

۱۔ جسمانی صحت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''تمام احکام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ اور حکم میں مصلحت ہوتی ہے۔ کوئی ایک حکم بھی بغیر مصلحت کے نہیں۔ داڑھی رکھنے میں بھی کئی حکمتیں اور کئی مصالح ہیں۔ یہ جسمانی صحت کیلئے بھی مفید ہے۔''

۲۔ جماعتی تنظیم کا رعب

یہ جماعتی تنظیم کیلئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ سکھوں کے کیس اور داڑھی رکھنے پر سختی سے پابند ہونے کی وجہ سے کوئی شخص ان کے مذہب پر حملہ نہیں کرتا۔ کیوں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ داڑھی اور کیس پر اسقدر سختی سے پابند ہیں اور اس معاملہ میں دخل اندازی کو پسند نہیں کرتے اگر ان کی کسی مذہبی بات میں دخل اندازی کی تو وہ کٹ مریں گے۔ اسی طرح ہماری جماعت میں بھی اسلامی شعار کو قائم رکھنے کا احساس ہو جائے اور وہ سختی سے اس پر کاربند ہو جائے تو یقیناً اس کا بھی لوگوں کے دلوں میں رعب قائم ہو جائے گا۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں گے کہ یہ لوگ اپنی بات کے پکے ہیں اور کسی کی رائے کی پرواہ نہیں کرتے۔ جب یہ لوگ داڑھی کے معاملے میں اس قدر سختی سے پابند ہیں اور باقی اسلامی شعار کے وہ کیوں پابند نہ ہوں گے۔ اگر ہم نے ان کی کسی دینی بات میں دخل اندازی کی تو یہ لوگ مر جائیں گے مگر اپنی بات کو پورا کر کے چھوڑیں گے۔ اس کے مقابل میں اگر یہ لوگ دیکھیں گے کہ تم لوگوں کی باتوں سے ڈر کر داڑھی منڈوا دیتے ہو یا چھوٹی کر لیتے ہو تو وہ خیال کریں گے جو لوگ دنیا کی باتوں سے ڈر جاتے ہیں وہ دیگر باتوں سے کیوں مرعوب نہ ہوں گے۔ تمہارا داڑھیوں کے معاملے میں کمزوری جماعت کے رعب اور اثر کو بڑھانے کا موجب نہیں بلکہ رعب اور اثر گھٹانے کا موجب ہے۔'' (مشعل راہ ص ۴۶۰)

۳۔ برائیوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملنا:

داڑھی رکھنے سے انسان بہت سی برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جب میں نے اپنا چہرہ حضور ﷺ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ کی طرح داڑھی سے سجایا ہے تو اب مجھے اس داڑھی کی عزت رکھنی چاہیئے اور ان کاموں سے رکنا چاہیئے جن سے میرے آقا نے مجھے منع کیا ہے۔ اور جن سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ یوں داڑھی کا احساس اسے آہستہ آہستہ بدیوں اور گناہوں سے دور کرتا چلا جائے گا۔ ظاہر ہے آدمی اس کی شکل وشباہت اختیار کرتا ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے جو اس کا آئیڈیل ہو۔ اگر وہ برے شخص کی شکل وشباہت سے متاثر ہوگا تو اس جیسی شکل بنانے کے ساتھ ساتھ اس کی برائیاں بھی اس کے اندر سرایت کرنے لگیں گی۔ لیکن اگر نیک آدمی کی شکل وشباہت اختیار کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی نیکی بھی اس میں نفوذ کرے گی اور وہ نیکیاں کرنے لگ جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں ''یہ چیز ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ داڑھی ایک سنت ہے۔ اور ہم اس طرح اس کے ساتھ سلوک نہیں کر سکتے کہ جس طرح ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۹۸ء)

عظمت کا احساس:

آنحضور ﷺ جو ساری کائنات کے سردار ہیں اور تمام بادشاہوں کے بادشاہ اور تمام شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں کو جب کوئی اپنا آئیڈیل بنائے گا اور آپ کی پیروی میں آپؐ کے روپ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرے گا تو اس میں ایک عظمت کا بھی احساس پیدا ہوگا۔ کہ اتنے بڑے انسان کا غلام ہوں۔ اس کے پیروکاروں میں سے ہوں اور جو افضل اور سب سے بہتر انسان ہے۔

داڑھی نہ رکھنے کی وجوہات

ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم غور کرتے ہیں کہ کیوں نوجوان یا بڑے داڑھی نہیں رکھتے تو امکانی طور پر تین وجوہات سامنے آتی ہیں۔

۱۔عدم توجہی

۲۔احساس کمتری

۳۔بدنامی کا خوف

۱۔عدم توجہی: بعض بڑوں یا نوجوانوں کو اس کی اہمیت وافادیت کا علم نہیں ہے۔ چنانچہ جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو فوراً وہ داڑھی رکھ لیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔ ''میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ مجلس انصاراللہ کے سٹیج سے یا کسی بھی ایسی سٹیج سے جس پر میں بیٹھا ہوں کوئی احمدی جو بغیر داڑھی کے ہے وہ نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا۔ اور اس چیز پر سختی سے انگلینڈ میں عمل ہوتا ہے۔ کئی ایسی اچھی آواز والے جن کی داڑھی نہیں تھی پروگرام میں ان کا نام تھا مگر میں نے کینسل کر دیا اور پھر وہ دوسری دفعہ آئے اگلے سال تو داڑھی رکھی ہوئی تھی''۔ (الفضل ۳۰۔مئی ۱۹۹۸ء)۔

پس ایسے افراد کو بار بار توجہ دلانی چاہئے۔ تا وہ اس سنت کی پیروی کریں۔

۲۔احساس کمتری:

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ داڑھی پرانے خیال اور پرانے زمانے کے لوگ رکھتے ہیں کیونکہ ماڈرن لوگ داڑھی نہیں رکھتے۔ گویا مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر وہ داڑھی نہیں رکھتے۔ یہ سخت خطرے والی بات ہے۔ کیونکہ یہ احساس کمتری اور ذہنی غلامی کی علامت ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

جو اپنی ملت اور قوم کا طریق چھوڑ کر دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی قوم سے سمجھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

کیونکہ ایسا شخص احساس کمتری میں مبتلا ہو کر دوسروں کی ذہنی غلامی اختیار کر چکا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس قوم کی اندھی تقلید شروع کر دیتا ہے۔ جسے وہ اپنے سے بہتر سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اس لطیف حدیث میں آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ تم کبھی بھی کسی دوسری قوم کے طریق وتمدن کے نقال نہ بننا۔

اس جگہ یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ کیا کسی قوم کی کسی بھی چیز کی پیروی نہیں کرنی خواہ وہ اچھی ہی ہو۔ اس کا جواب آنحضرت ﷺ نے دیا ہے کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ جہاں سے اسے ملے وہ لے لے۔ لیکن کسی چیز کے اختیار کرنے کیلئے دو شرطیں ضروری ہیں۔

۱۔ وہ فی ذاتہٖ اچھی چیز ہو۔ اور دینی شعار کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ اسے غلامانہ ذہنیت کے ساتھ اندھے طریق پر اختیار نہ کیا جائے بلکہ خوب پرکھ کر اور کھوٹا کھرا دیکھ کر علی وجہ البصیرت لیا جائے۔

پس دوسروں سے متاثر ہو کر داڑھی نہ رکھنے کا کوئی جواز نہیں نکلتا۔ بلکہ یہ احساس کمتری ہے جو خطرناک راہ ہے اور ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

ایسی ذہنیت رکھنے والوں کو سوچنا چاہئے مذہبی دنیا تو الگ رہی اس دور میں جس میں ہم پرورش پا رہے ہیں، سیاسی اور سائنسی دنیا کی دو عظیم المرتبت، بے مثال اور قابل قدر شخصیات گزری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دونوں ہی اس سنت نبوی سے آراستہ تھیں۔ میری مراد محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب ہیں۔ پس داڑھی تو ہماری عظمت کا نشان ہے۔

۳۔بدنامی کا خوف:

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بعض افراد نے داڑھی رکھ کر بعض ایسی حرکتیں کی ہیں۔ اور ایسا گندہ نمونہ پیش کیا ہے۔ جو غیر مہذب تو کیا غیر انسانی حرکتیں ہیں۔ جن سے آئے دن ہماری اخباریں سیاہ ہوتی رہتی ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض نوجوان اس خوف سے کہ داڑھی رکھنے سے لوگ مجھے بھی اسی جیسا سمجھیں گے داڑھی نہ رکھتے ہوں۔

مگر یہ بھی ایک غلط سوچ ہے، کیونکہ وہ داڑھی کی وجہ سے بدنام نہیں ہوئے بلکہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بدنام ہوئے ہیں۔ اگر چند افراد کی وجہ سے ایک قابل قدر چیز بدنام اور داغدار ہو رہی ہے تو ہمیں اس کی نیک نامی کیلئے اور زیادہ مستعد ہونا چاہئے۔ اور داڑھی کی عظمت اور عزت کو بحال کرنا چاہئے اور اپنے اخلاق کا وہ نمونہ چھوڑیں جو بزرگ، اولیاء اللہ اور قابل عزت شخصیات نے چھوڑا ہے۔ پس دینی غیرت کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ اس دور میں ہم پہلے سے زیادہ اس امر کی طرف توجہ دیں کہ ہر احمدی چہرہ جو داڑھی رکھ سکتا ہو وہ داڑھی کے نور سے آراستہ ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی ذمہ داری

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ ''میں خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں داڑھی کے متعلق خوب پراپیگنڈا کریں۔ خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصاراللہ بڑوں کو سمجھائیں۔ اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈواتا ہے وہ خشخشی داڑھی رکھے اور جو خشخشی داڑھی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھ انچ بڑھائے۔ پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے''۔ (الفضل مؤرخہ ۲۱۔ فروری ۱۹۴۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔ ''میرے نزدیک تو آئندہ سے کوئی بھی کسی مقابلے میں شامل ہی نہ ہو۔ یعنی علمی مقابلہ جات میں۔ جن کی داڑھی نہ ہو ان کو رد کر دیا کریں۔ گھٹیا آوازیں بہتر ہیں اس سے کہ گھٹیا چہرہ ہو..... یہ رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ لوگ داڑھی کو ترک کر رہے ہیں۔ اور یہ جائز بات نہیں''۔

(الفضل ۳۰۔ مئی ۱۹۹۸ء)

نماز۔ محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا:

نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔

(بخاری کتاب الجهاد)

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

باجماعت نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

(بخاری کتاب الاذان)

میری ٹائم مجلس کا پہلا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری ٹائم مجلس کا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۵ جون ۲۰۱۱ کو بیت الحفیظ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس بابرکت پروگرام میں ۱۶ انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ روائتی تقاریر کے علاوہ انصار کے مابین تلاوت قرآن کریم، نظم، اردو اور انگریزی تقریروں کے مقابلے بھی ہوئے۔ ذیل میں اُن انصار کے نام درج ہیں جنہوں نے اس پروگرام میں اول یا دوم درجہ حاصل کیا۔

تلاوت:

اول: ڈاکٹر حماد عاصم دوئم: محمد نعیم

نظم:

اول: محمد نعیم دوئم: عبدالرزاق

اردو تقریر:

اول: ڈاکٹر حماد عاصم دوئم: عبدالرزاق

انگریزی تقریر:

اول: ڈاکٹر حماد عاصم دوئم: عبدالرزاق

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کہاں ہیں!

عبدالحکیم شیخ۔احمدیہ ابوڈ آف پیس

اللہ تعالیٰ جو کہ تمام مخلوق کا خالق اور مالک ہے۔اُس نے جس طرح اِس کی جسمانی پرورش کا انتظام کیا اسی طرح اُس نے دنیا کی ابتداء سے ہی روحانی زندگی اور لوگوں کی ہدایت کیلئے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔اگر چہ بھٹکے ہوئے لوگوں نے اُن کو ناکام کرنے کی کوشش کی تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو کامیاب وکامران کیا۔مگر نبی کی وفات کے کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد خود غرض لوگوں نے اپنی خواہشات کے مطابق اُس کے لائے ہوئے دین میں اپنی مرضی کی باتیں داخل کر کے اصل دین کو تبدیل کر دیا۔اور ہدایت کیلئے آنے والوں کو ہی خدا بنا کر اُن کی عبادت شروع کردی۔جیسا کہ ہندودھرم والے کرشن جی اور رام چندر جی کی مورتیاں بنا کر اُن کی پوجا کرتے ہیں۔اور موجودہ عیسائیت نے مسیح ابنِ مریم کو ہی خدا اور خدا کا بیٹا بنالیا۔ابھی کچھ عرصہ قبل (ٹورونٹو) سکاربرو میں عیسائیوں اور مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔جس کی رپورٹ اردو کے اکثر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔اِس کے مطابق اِس جلسہ میں مسلم اور عیسائی علماء نے تقاریر کیں۔عیسائی مقرر نے بیان کیا کہ انسان گناہ کا پتلا ہے اور خدا نے زمین پر آ کر (مریم سے) مسیح کا روپ دھار کر جنم لے کر سچائی کا پرچار کیا اور پھر صلیب پر جان دے کر تمام لوگوں کے گناہوں کا کفارہ بن گیا۔نیز عیسائی عقیدہ کے مطابق مسیح تین دن قبر میں رہا اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا۔دنیا کے تمام بانیان مذاہب اِس پر متفق ہیں کہ خدا کا نہ کوئی باپ ہے، نہ ماں اور نہ بیوی اِس لیئے اِس کی جسمانی اولاد بھی نہیں اور خدا بھی ایک ہے دو یا تین نہیں۔

اور عقل بھی ایک خدا کو تسلیم کرتی ہے۔

حضرت یسوع مسیحؑ نے کبھی خود کو خدا یا اُس کا جسمانی بیٹا ظاہر نہیں کیا تھا۔بلکہ انجیل میں بھی انہوں نے اپنے ابنِ آدم ہونے کا ذکر کیا ہے۔ملاحظہ ہو کہ مجھ سے لوگ نشان طلب کرتے ہیں اُن کو ایک نشان دکھایا جائے گا کہ جس طرح یونس نبی مچھلی کے پیٹ کے اندر تین دن اور رات (زندہ) رہا اِسی طرح ابنِ آدم تین دن اور رات زمین کے اندر (زندہ) رہے گا (متی باب ۱۲ آیت ۴۰)۔قرآن اور انجیل کے مطابق حضرت مسیح بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تھے مگر یہودی علماء نے انہیں جھوٹا قرار دے کر تورات کے حکم کے مطابق صلیب پر مارنے کا فتویٰ دیا تو حضرت مسیح نے حواریوں سے کہا کہ دعا کرو یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹل جائے اور خود بھی بڑے درد سے دعا کی اور بلند آواز سے چلا کر کہا: (متی باب ۲۶ آیت ۳۶ تا ۴۶)

”ایلی ایلی لما سبقتنی“

اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (متی باب ۲۷ آیت ۴۶)۔یہودا اسکریوطی جو کہ مسیح کا ایک حواری تھا مگر منافق تھا وہ مسیح کو گرفتار کرانے آ گیا اور اُس نے مسیح کے ہاتھ پر بوسہ دیا جس سے پولیس کو پتہ چل گیا کہ یہی مسیح ہے تو پولیس نے اُس کو گرفتار کر لیا (متی باب ۲۶ آیت ۴۷ تا ۵۰)۔سردار کاہن نے یہودا کو گرفتار کروانے کا معاوضہ تیس درہم دیا (متی باب ۲۶ آیت ۱۶)۔صلیب کا انچارج رحمدل تھا اُس کی بیوی کو خواب بھی آیا کہ مسیح بے قصور ہے اگر اُس کو مار دیا گیا تو ہم پر بڑی مصیبت آئے گی (متی باب ۲۷ آیت ۱۹)۔صلیب کے انچارج نے مسیح کو چھوڑنے کی کوشش کی جس پر علماء یہود نے کہا کہ اگر تو نے مسیح کو چھوڑا تو ہم تیری شکایت قیصر (بادشاہ) کے پاس کریں گے (یوحنا باب ۱۱ آیت ۲)۔پھر اُس نے مسیح کو بچانے کی یہ ترکیب کی کہ جمعہ کے دِن سورج غروب ہونے سے کچھ قبل مسیح کے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں کیل ٹھونک دیئے اِس کے تھوڑی دیر بعد اندھیرا چھا گیا (مرقس باب ۱۵ آیت ۳۳)۔اِس پر یہود کو فکر ہوا کہ تھوڑی دیر شام کے بعد سبت

(ہفتہ) شروع ہو جائے گا اور سبت کے مقدس دن کسی کو صلیب پر نہیں رہنے دیا جاتا۔

آرمینیہ کا رہنے والا یوسف نامی شخص

جو ایک با اثر آدمی تھا اور مسیح پر خفیہ ایمان رکھتا تھا وہ اپنے ساتھ ایک مرکب مُر اور عود (زخموں کی دوائی) بھی لایا اور نیکدس نامی شخص بھی آیا اور اِن دونوں نے مسیح کی لاش طلب کی۔ اور اِن دونوں کے کہنے پر مسیح کو بیہوشی کی حالت میں مردہ قرار دے کر صلیب سے اتار کر اُن کے حوالے کر دیا (یوحنا باب ۱۹ آیات ۳۸، ۳۹)۔ جس کو قبرستان لے جا کر ایک کمرہ نما فراخ قبر میں لٹا دیا گیا۔ حواریوں کو یقین تھا کہ

سچا نبی ہونے کی وجہ سے

اُس کو صلیب پر موت نہیں آئی۔ یہ حالت بیہوشی میں ہے۔ مسیح کو جب ہوش آیا تو جو دوائی وہ لے کر آئے تھے اُس کے زخموں پر لگائی گئی اور اِس دوائی کا ذکر حکمت کی بہت سی کتب میں موجود ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد اُن کے زخموں پر لگائی جاتی رہی اور اس کا ذکر یونانی طب کی کتب میں مرہم عیسیٰ نام سے ہے۔ کچھ حوالہ جات درج ہیں۔ (۱) قانون شیخ الرئیس۔ بوعلی سینا جلد ثالث صفحہ ۱۳۳۔ (۲) قرابادین فارسی مصنفہ حکیم محمد اکبرارزانی امرض جلد۔ (۳) شفاء الاسقام دوم صفحہ ۲۳۰۔ (۴) علاج الامراض مصنفہ حکیم محمد شریف خان صاحب صفحہ ۸۹۳۔ (۵) تذکرۃ الوالالباب مصنفہ شیخ داؤد الفریر الانطا کی صفحہ ۳۰۳۔ جیسا کہ مسیح نے اپنے کلام میں کہا تھا کہ جس طرح یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں داخل ہؤا اور تین دن کے بعد اسی طرح زندہ باہر نکلا، اسی طرح میں ابنِ آدم بھی تین دِن زمین میں رہ کر باہر آ جاؤں گا۔ تو ایسا ہی ہؤا جس سے مسیح کی بات سچی ثابت ہوئی۔ اور وہ قبرستان سے نکل کر گلیل کو چل پڑا۔ اُس کے ابنِ آدم کہنے سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اُس نے کبھی اپنے آپ کو خدا یا اُسکا جسمانی بیٹا نہیں کہا۔ نیز باوجود اس کے صلیب چڑھ کر بھی بیہوشی کی حالت میں زندہ اُتار لیا گیا۔ اور یہ دعویٰ کہ مسیح نے صلیب پر جان دے کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کیا درست ثابت نہیں ہوتا۔ نیز ہر شخص اپنے گناہوں کی جزا سزا کا خود ذمہ دار ہے۔ کسی کے گناہوں کی سزا دوسرے شخص کو دینا قرینِ انصاف نہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا

ہے کہ مسیح قبرستان سے نکل کر راستے پر چل دیا اور کئی حواریوں کو ملا۔ (۱) گیارہ حواری کھانا کھا رہے تھے کہ ان کو مسیح دکھائی دیا اور اُس نے اُن سے کہا کہ ساری دنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرو (مرقس باب ۱۶ آیت ۱۴) (۲) حواری باتیں کر رہے تھے کہ مسیح اُن کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا وہ گھبرائے اِس پر اُس نے کہا کہ تم پر سلامتی ہو کہ میں مسیح ہی ہوں میرے صلیب پر زخمی ہونے والے ہاتھ پاؤں دیکھو نیز پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ اُنہوں نے اُسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلا دیا جو کہ اُس نے اُن کے روبرو کھایا (لوقا باب ۲۴ آیات ۳۶ تا ۴۲) (۳) دو آدمی گاؤں کی طرف جا رہے تھے جو یروشلم سے سات کوس کے فاصلے پر ہے اُس کا نام اماوس ہے، مسیح آ کر اُن کے ساتھ ہو لیا (لوقا باب ۲۴ آیات ۱۳، ۱۶) (۴) جب وہ اُن کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو ایسا ہؤا کہ اُس نے روٹی کا ٹکڑا لے کر برکت دی اور توڑ کر اُن کو دینے لگا تو اُنہوں نے اُس کو پہچان لیا کہ یہ مسیح ہے (لوقا باب ۲۴ آیات ۳۰، ۳۱)۔ جب اناجیل سے پتہ چل گیا کہ مسیح قبرستان میں تین دن رہنے کے بعد گلیل کی طرف گیا اور اُن کے ساتھ کھانا کھایا اور اُن کو صلیب پر سے زخمی ہونے والے ہاتھ پاؤں دکھائے اور ان حواریوں کے ساتھ رہا تو مسیح کی آسمان پر جانے اور واپس آنے کی کہانی ختم ہو گئی۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ مسیح گلیل سے پھر کہاں گئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو ساری دنیا میں آئے وہ کہاں کہاں آئے اور کہاں رہے اور کس کس جگہ وفات پر دفن ہوئے۔ اِن کا ذکر کہیں تاریخوں میں نہیں ملتا البتہ یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۶ میں مسیح کا بیان ہے کہ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کیلئے آیا ہوں،

میری اور بھی بھیڑیں ہیں

ان کو بھی تلاش کرنا ہے وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ ہو گا اور ایک ہی چرواہا۔ تاریخ کی بہت سی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ یہود کے دس قبائل فلسطین سے ہجرت کر کے افغانستان، کشمیر اور لدّاخ وغیرہ میں آباد ہو گئے تھے۔ صرف تین حوالہ جات درج ہیں۔ (۱) ڈاکٹر برنز اپنی کتاب سیر و سیاحت کشمیر کے دوسرے حصے میں لکھتا ہے کہ کشمیری لوگ بلاشبہ بنی اسرئیل میں سے ہیں ان کے چہرے، لباس اور رسوم قطعی طور پر ثابت کرتے ہیں کہ فی الواقع اسرائیلی نسل ہیں۔
(۲) ہسٹری آف افغانستان مصنفہ کرنل جی بی نیلسن مطبوعہ ۱۹۷۸ میں صفحہ ۳۹ پر لکھتا ہے

کہ عبداللہ ہیراتی اور فرانسیسی سیاح فرائریانی سرولیم جونیئر عالم علوم شرکیہ اس بات پر متفق ہیں کہ افغان قوم گمشدہ یہودی فرقوں کی اولاد ہیں۔(۳) طارق خان صاحب نے اخبار نوائے پاکستان اٹھائیس جنوری ۲۰۱۰ء اور پاکستان ٹائمز اُنتیس جنوری ۲۰۱۰ء میں بعنوان کیا طالبان یہودی ہیں؟ مضمون شائع کیا ہے کہ اسرئیلی لوگوں کے ڈی این اے اور افغانوں کے ڈی این اے ٹیسٹ سے پتہ چلا ہے کہ دونوں ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور اِن کے قبائل یوسف زئی، داؤدخیل، سلیمان خیل اور بادشاہ ظاہر شاہ کے متعلق بھی مشہور ہے کہ یہ سب قبائل اسرائیلی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، یہ تحقیق ڈی این اے کے ماہر سائنسدان ڈاکٹر شہناز علی اور ڈاکٹر نورس آفریدی اور ماہرین کی ایک ٹیم نے یہودی اور افغانوں کے خون کے ڈی این اے کے ٹیسٹ سے مکمل کی۔

جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرئیل کے قبائل افغانستان اور کشمیر کی طرف آئے ایسا ہی مسیح بھی اِن کی ہدایت کیلئے اِن کے پیچھے آئے اور اُنہوں نے تبلیغ کا مؤثر کام کیا۔ افغانستان میں اُس وقت بدھ مذہب تھا اور ایک بدھ کا بڑا مجسمہ بھی تھا جس کو کچھ عرصہ پہلے طالبان نے گرا دیا، وہاں پر حضرت مسیحؑ نے تبلیغ کی جس سے وہ لوگ اِن پر ایمان لے آئے اسی طرح کشمیر میں بھی لوگوں نے اِن کو قبول کرلیا۔ کشمیر میں ان کی زندگی اور وفات کا تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ چند حوالہ جات درج کیئے جاتے ہیں۔(۱) ہندوؤں کی کتاب بھوش پران پرب ۲۸، ادھیائے ۲۲، شلوک نمبر ۲۱ تا ۳۱ شائع شدہ بمبئی ۱۹۱۰ میں تحریر ہے کہ راجہ شالباھن نے پہاڑ پر بیٹھے ہوئے گورے رنگ والے انسان کو پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اِس پر وہ خوش ہوکر بولا کہ میں کنواری کے پیٹ سے پیدا ہو کر مسیح کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں۔(۲) فاضل عیسائی خاتون لیڈی ہزیٹا سنسڈس ریک اپنی کتاب ''اِن دی ولڈس اٹیک'' میں صفحہ ۳۱۵ پر لکھتی ہیں۔ لیہ شہر (دار الخلافہ لداخ کشمیر) میں ہمیں مسیح کی کہانی ملتی ہے جو کہ وہاں عیسیٰ کے نام سے مشہور تھا اور ہمیں بدھ معبد میں پندرہ سو سال کی نہایت قیمتی دستاویزات ملتی ہیں جو کہ حیاتِ مسیح کے ان ایام سے تعلق رکھتی ہیں جو اُس نے یہاں بسر کیئے۔ اِن میں لکھا ہے کہ مسیح کو اِس علاقہ میں خوش آمدید کہا گیا۔ اور اُس نے لوگوں کو تعلیم دی۔(۳) تاریخ کشمیر فارسی صفحہ ۴۹ پر ہے کہ راجہ اَکھ کے معزول ہونے کے بعد انکا بیٹا گوپانند کا نام اختیار کر کے حکمران ہوا اُس وقت حضرت یوز آصف مسیح

بیت المقدس سے کشمیر

کی طرف گئے اور پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ اور وہ شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ نے اِس جگہ اپنی عمر بسر کی اور وفات کے بعد سرینگر میں دفن ہوئے۔ (۴) بحوالہ پھترا پوہ بزبان بنگالی ۱۹۳۶ میں ہے کہ عیسیٰ ناتھ کو اُس کے ہم وطنوں نے ہاتھ اور پاؤں میں کیل ٹھونک کر سولی پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی اور اُس کو مردہ سمجھ کر قبر میں رکھ دیا مگر عیسیٰ آریہ دیش میں آگئے اور کوہ ہمالیہ کے دامن میں خانقاہ کلیسا قائم کی اور محلّہ خانیار سرینگر میں اُنکی سمادھی (قبر) ہے۔(۵) سر فرانسس ہیڈ جو سرکار برطانیہ کے نمائندے ریزیڈنٹ کی حیثیت سے کئی سال کشمیر میں مقیم رہے اپنی تصنیف ''کشمیر'' صفحہ ۱۱۲ میں لکھتے ہیں کہ قریباً ۱۹۰۰ برس گزرے کہ کشمیر میں ایک عظیم ہستی رہتی تھی جس کا نام یوز آصف (مسیح) تھا، جس کے وعظ عموماً تمثیلوں میں ہوا کرتے تھے۔

تاریخی حوالہ جات کے علاوہ قرآن کریم کی آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ ابن مریم اور اُسکی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا۔ اور اِن دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن چشموں والا تھا (سورۃ المومنون آیت ۵۱)۔ موجودہ عیسائیت نے انجیل سے ہٹ کر مسیح کو خدا اور اُسکا بیٹا بنایا تو ضروری تھا کہ اُس کو خدائی صفات کا حامل بھی کہا جاتا۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی صفت حیّ وقیّوم یعنی وہ زندہ اور قائم ہے مسیح کو دیدی کہ وہ دو ہزار سال قبل آسمان پر چلا گیا اور وہاں اسی طرح بحالت جوانی میں ہے اور وہ جس وقت بھی ہزاروں یا لاکھوں سال بعد زمین پر اترے گا تو اس میں کوئی جسمانی تبدیلی نہ ہو گی۔ عیسائیوں نے یہ عقیدہ بڑی ہوشیاری سے مسلمانوں کے اندر داخل کر دیا۔ مسلمان اُس کو خدا تو نہیں کہتے مگر مسیح کو خدائی صفات کا حامل ضرور قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ سکاربورو کے عیسائی اور مسلم مشترکہ جلسہ میں مسلمانوں کے مولوی صاحب نے کہا کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کو صلیب پر سے آسمان پر زندہ اُٹھا لیا اور وہ از روئے قرآن چالیس سال کے لیئے اسی حالت میں دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ قرآن پر غور کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سوا کوئی حیّ وقیّوم نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جبکہ بشر کے اندر بچپن،

جوانی اور بڑھاپا یہ سب تبدیلیاں جاری رہیں گی خواہ وہ ولی یا نبی ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ

سید الانبیاء میں جوانی بڑھاپا بھی آیا

اور جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت مسیح تینتیس سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے اور ہزاروں یا لاکھوں سال بعد دوبارہ زمین پر آئیں گے اور اُس وقت وہ جوان ہی ہونگے اُس نے حضرت مسیح کو خدائی صفت حیّ وقیّوم دیکر خدا تسلیم کرلیا۔ اور اِسی طرح کا عقیدہ یہود کا بھی ہے کہ ایلیا نبی (الیاس) دو گھوڑوں اور رتھ کے ساتھ ہی آسمان پر چلے گئے اور کسی نامعلوم وقت پر دنیا میں آئیں گے۔ عیسائیت کے اِس عقیدہ کو تسلیم کر کے لاکھوں مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں جن میں علماء کرام پادری عبدالحق، عبداللہ آتھم، پادری سلطان محمد ایس ایم پال، پادری سراج الدین، پادری عمادالدین، اور پادری امانت خان وغیرہ شامل ہیں اور اس عقیدہ کی وجہ سے اب بھی مسلمانوں کا عیسائیت میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ جبکہ قرآن کی بہت سی آیات میں اور احادیث میں مسیح کی طبعی موت کا ذکر موجود ہے۔ ذیل میں چند حوالہ جات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) تم اپنی زندگی کے دن زمین پر ہی کاٹو گے اور زمین پر ہی تمہیں موت آئے گی (سورۃ اعراف آیت ۲۶)۔

(۲) کہہ دے کہ اللہ پاک ہے میں ایک بشر رسول ہوں (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹۴)، یعنی ایک بشر کا زندہ آسمان پر جانا خدائی سنّت کے خلاف ہے۔ ایک مشہور واقعہ کا ذکر بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات پر حضرت عمرؓ نے تلوار کھینچ کر اعلان کیا کہ جو حضور ﷺ کو فوت شدہ کہے گا میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا چونکہ سخت صدمہ کی وجہ سے وہ سمجھ رہے تھے کہ آنحضور ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر گئے تھے اسی طرح حضور ﷺ بھی کہیں گئے ہیں اور واپس آ جائیں گے۔ اِس موقع پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ حضور ﷺ فوت ہو چکے ہیں اور یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

محمد ﷺ تو صرف ایک رسول تھے

اِن سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں اگر یہ بھی طبعی موت فوت ہو گئے یا قتل ہو گئے تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے (آلِ عمران آیت ۱۴۵) اور اسی آیت کا ترجمہ حافظ محمد لکھوکے والوں نے پنجابی میں اِس طرح کیا ہے تفسیر محمدی جلد اول

یعنی جو ہیں پیغمبر گذرے زندہ رہیا نہ کوئی توہیں محمدؐ رہے نہ دائم موت بندے سر ہوئی۔

حدیثِ مبارکہ

تفسیر ابنِ کثیر کے اردو ترجمہ میں ہے اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کا بھی میری اطاعت کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ یہ حدیث صاف فیصلہ کرتی ہے کہ نہ موسیٰ زندہ ہیں نہ عیسیٰ زندہ ہیں (تفسیر ابنِ کثیر اردو جلد اول آل عمران صفحہ ۸۵ نور محمد کارخانہ تجارت آرام باغ کراچی)۔

آخری گذارش

آخر میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو قیامت تک کیلئے ضابطہِ حیات مقرر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا ''ہم نے ہی اِس کو اُتارا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرنے والے ہیں'' اور اِس لیئے اُس نے دنیا کے ہر خطہ میں حفاظ پیدا کر دیئے۔ جبکہ کسی اور الہامی کتاب کا کوئی حافظ موجود نہیں۔ اور قرآن نزول سے لے کر آج تک اپنی اصل شکل میں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ اِس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ جو سکاربورو میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا مشترکہ جلسہ ہوا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے، جس میں عیسائی اور مسلمان علماء نے تقاریر کیں۔ اِس میں مسلمان مقرر نے نہایت درجہ کم فہمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ از روئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے آسمان پر اُٹھا لیئے گئے اور وہ کسی وقت چالیس برس کیلئے اِس دنیا میں دوبارہ آئیں گے جبکہ سارے قرآن میں اِس بات کا ذکر نہیں ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام اِس دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ کیوں کہ جو بات قرآن میں کہیں بھی نہیں وہ اُنہوں نے اپنے پاس سے بنا کر قرآن کی طرف منسوب کر کے اس میں تحریف کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کہ ایک بڑا گناہ ہے، اِس لیئے مولوی صاحب کو بڑی استغفار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دنیا کی اِصلاح کیلئے آج تک کوئی آسمان سے نہ نازل ہوا اور نہ زندہ آسمان پر گیا۔ اور جب بھی اللہ تعالیٰ اِس کی ضرورت محسوس کرے جسے چاہے اِسے منتخب کر لیتا ہے۔ اِس لیئے آسمان سے اُترنے کا خیال خلافِ عقل اور خیالی پلاؤ پکانے والی بات ہے۔ اِس خیال کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیئے گئے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

عطیہ خون خدمت بھی اور عبادت بھی

کشمیر کی غلامی کا پسِ منظر اور اسیروں کے رُستگار کی رُستگاری

ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر۔ مسی ساگا

ریاست جموں وکشمیر پچاسی ہزار مربع میل کا ملک ہے جو کہ ہزاروں سال سے آزاد اور خودمختار ترقی یافتہ مُلک تھا۔ جسکی تاریخ پانچ ہزار سال تک پھیلی ہوئی ہے۔

وہاں ہندو اور بُدھ مت والے کشمیری حکومت کرتے رہے ہیں۔ اور آخری دوسو چالیس سال مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ باہر کے حملہ آور ہمیشہ شکست کھا کر ناکام واپس لوٹے ہیں۔ مغل بادشاہ اکبر نے بھی سات حملے کشمیر پر کیئے وہ ناکام ہوئے۔ آخر انہوں نے مذہبی حربہ استعمال کیا اور آٹھویں حملہ میں وہ کشمیر میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اُس وقت کشمیر میں چک خاندان کی حکومت تھی جو شیعہ مَسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اکبر بادشاہ نے سُنی علماء کو ساتھ ملایا۔ اُن سے خفیہ معاہدہ کیا۔ ان کی مدد سے نہ صرف مسلمان حکومت ختم ہوئی بلکہ ہزاروں سال کا آزاد اور خودمختار ملک غلامی میں جکڑا گیا۔ انہوں نے سنی علماء سے کیئے ہوئے معاہدہ کو بھی بالائے طاق رکھا اور ظلم کا بازار گرم کیا۔ مسلمان ہوتے ہوئے بھی اپنے مسلمان بھائیوں، بہنوں اور ماؤں پر ظلم کیا۔ یہ ظلم وستم کی داستانیں کابل تک پہنچیں تو اُنہوں نے بھی سُنی علماء کو یقین دلایا کہ ہم مغلوں کے ظلم سے تمہیں نجات دلائیں گے۔ کابلیوں نے آتے ہی جو ظلم کی داستان رقم کی اُسکی تاریخ میں مثال ملنی مشکل ہے۔ پنجاب میں سکھوں کا راج تھا لوگ پٹھانوں کے ظلم وستم سے بچنے کیلیئے پنجاب کی طرف آنے لگے تو سکھوں نے حملہ کر کے کشمیر پر قبضہ کر لیا اور جو ظلم میں کسر رہ گئی تھی وہ اُنہوں نے پوری کی۔

انگریز ہندوستان پر قابض ہوئے مگر پنجاب پر سکھوں کی جنگجو قوم کی حکومت تھی۔ جس کا وزیرِ اعظم جموں کا ڈوگرہ گلاب سنگھ تھا۔ اس نے انگریزوں سے ساز باز کر کے پنجاب پر قبضہ کرایا اور اس کے عوض انگریزوں سے **پچاسی ہزار** مربع میل کی ریاست جموں وکشمیر پچھتر لاکھ روپیہ دیکر اپنے نام کرالی۔ **گلاب سنگھ** ڈوگرہ اور اس کا خاندان انسانوں سمیت اس مُلکِ کشمیر جنت بینظیر **کا مالک بن** گیا۔ اور سو سالوں میں کشمیری مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے۔ **ڈوگرہ حکمران** چونکہ مسلمانوں کو زرِ خرید غلام سمجھتے تھے، اس لیئے انہوں نے مسلمانوں سے نہ صرف حقِ ملکیّت چھین لیئے تھے بلکہ بنیادی انسانی حقوق بھی چھین لیئے تھے۔ مذہبی آزادی چھین لی گئی تھی، اذان دینے پر پابندی تھی۔ تبدیلئ مذہب پر پابندی تھی۔ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جاتا تو اس کو زمین وجائیداد اور بیوی بچوں سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ ذبیحہ گائے پر چودہ سال قید بامشقت کی سزا مقرر تھی۔ مسلمان فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے تھے۔ بیگار لی جاتی تھی۔ اُس زمانہ میں دنیا کے ہر مُلک سے مُسلم اور غیر مُسلم سیاحت کی غرض سے کشمیر آتے تھے مگر اُن میں سے کسی کی نظر بھی اُن بے کس مظلوموں کی طرف نہ جاتی تھی۔

اُس وقت ایک ہی دردمند دل تھا

جو مظلوم کشمیریوں کے لیئے تڑپ اُٹھا اور یہ عہد کر کے کشمیر سے لوٹا کہ جب تک اِس مظلوم قوم کو اِنسانی حقوق نہیں ملتے میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ اور یہ دردمند انسان اسیروں کے رُستگار امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب تھے۔ جنھوں نے کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کو نہ صرف برِّصغیر کے مسلمانوں تک پہنچایا بلکہ اپنے مجاہدین کے ذریعہ تمام دنیا تک اِن مظلوموں کی آواز پہنچائی۔ سوئے ہوئے کشمیریوں کو جگایا۔ بے زبان کشمیریوں کو زبان دی۔ اور بے سہارا کشمیریوں کو سہارا دیا۔

"اِس ہمدرد وجود کو اِس مظلوم قوم کی مدد کا خیال کیسے آیا؟ اِس کی مختصر سی جھلک پیشِ خدمت ہے۔ ۱۹۰۹ء میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدّین محمود احمد صاحب نے کشمیر کا پہلا سفر اختیار کیا۔ اُس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ کشمیر کی سیاحت اور جماعت کے دوروں کے بعد جب آپکے قافلہ نے واپسی کا ارادہ کیا تو تیاری کیلیئے سرکاری کارندوں سے مزدور منگوائے گئے۔ جب مزدوروں نے سامان اٹھایا تو ایک خوش پوش مزدور نے اُونچی جگہ پر سامان رکھا تو دردناک آہ بھر کر بولا "ہائے موجے" (اے میری ماں)۔ اُس کی آواز میں اس قدر درد تھا کہ اس مظلوموں

کے ہمدردوجود کا دل لرز گیا۔ اور اِس مزدور سے اِس درد بھری آہ کی وجہ دریافت کی ۔جواب ملا کہ ''جناب میں مزدور نہیں ہوں۔ میری آج شادی ہے۔ صبح میری بارات جارہی تھی اور میں اِس بارات کا دُولہا تھا۔لیکن سرکاری آدمی مجھے بیگار میں پکڑ کر لائے ہیں۔ایک طرف باراتی میرا انتظار کرتے ہوں گے۔دوسری طرف لڑکی والے پریشان ہوں گے کہ بارات ابھی تک پہنچی کیوں نہیں؟اب جب تک سرکاری آدمی مجھے فارغ نہ کریں میرا اُن تک پہنچنا محال ہے''۔

یہ ایسا ظلم تھا جو تیر بنکر اِس دردمند دل

میں اُتر گیا اور یہی جذبہ اِس مظلوم قوم کی جدوجہدِ آزادی کا نقطہءِ آغاز بن گیا۔

یہ دردمند نوجوان کشمیر سے واپس آکر اِس مظلوم قوم کیلئے اسکیمیں سوچتا رہا۔اور اپنے رب کے حضور بھی ان کے لیئے دعائیں کرتا رہا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ دوم منتخب ہوئے ۱۹۲۲ء میں آپ نے کشمیر کا دوسرا سفر اختیار کیا اور اِس مظلوم ومحکوم قوم کے تمام مسائل کا بغور جائزہ لیا، بدرسوم کی نشان دہی کر کے اُن کے دور کرنے کے ذرائع بتائے۔زمینداروں اور دستکاروں کی تنظیمیں بنوائیں۔درسِ قران کا سلسلہ شروع کرایا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب آپ ۱۹۲۹ء میں تیسری بار کشمیر تشریف لائے تو ایک عرصہ سے یہی سوئی قوم مذہبی، سیاسی اور تعلیمی لحاظ سے جوانی میں قدم رکھ چکی تھی۔ریاست کے نوجوانوں میں بیداری پیدا ہو چکی تھی۔سرینگر کے نوجوانوں نے ایک ریڈنگ روم قائم کیا جس کے صدر شیخ محمد عبداللہ اور جنرل سیکریٹری خواجہ غلام نبی گلکار تھے۔جموں میں ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن قائم ہو چکی تھی جس کے فعّال ممبروں میں چوہدری غلام عباس اور شیخ یعقوب علی جیسے آدمی شامل تھے۔یہ ایسوسی ایشن پنجاب سے احمدی اور غیر احمدی علماء کو بلا کر نوجوانوں میں بیداری پیدا کرتی رہی۔اُدھر سرینگر میں جماعت احمدیہ کے ممتاز ممبر مولوی عبداللہ وکیل نے اپنے مکان میں

درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔

درس سننے والے نوجوانوں میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔تعداد اِس قدر بڑھی کہ مکان کا صحن، گلیاں اور سڑکیں پُر ہوتی گئیں۔نوجوانوں کا جوش وخروش، قرآنِ مجید اور اِسلامی تعلیم سے دلچسپی دیکھ کر حکام پریشان ہو گئے۔اور ٹریفک میں رکاوٹ کا بہانہ بنا کر اس درسِ قرآن کو جبراً بند کر دیا۔

کشمیر کے نوجوانوں کی بیداری اور اِسلام سے عملی لگاؤ دیکھ کر مہاراجہ کشمیر نے شدھی کی تحریک شروع کی تا کہ مسلمانوں کو ہندو بنا کر ان کی اکثریت کو ہی ختم کر دیا جائے۔چنانچہ مہاراجہ کشمیر نے بیرونِ ریاست سے ہندو مہاشے اور بھکشو منگوائے اور زور وشور سے کام شروع کیا۔کشمیری مسلمان پریشان ہو گئے۔اور اُن کی نظریں پھر اس ہمدردوجود کی طرف اُٹھ گئیں۔ایک عرض داشت

حضرت امام جماعت احمدیہ

کی خدمت میں بھیج دی گئی۔جنہوں نے نہ صرف اسلامی تعلیم سے واقف عالم بھیجے بلکہ سنسکرت جاننے والے فاضل بھی اِس جہاد پر روانہ کیئے۔

قادیان سے سنسکرت کے مشہور فاضل مہاشہ محمد عمر صاحب کشمیر آئے اور ہندو مہاشوں کو للکارا اور اُن کی اپنی ویدوں سے ایسے دلائل دیئے کہ تمام ہندو مہاشے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور مہاراجہ کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔

تحریک آزادیٔ کشمیر مختلف علاقوں میں انفرادی طور پر تین سو سالوں سے جاری تھی۔کشمیریوں کے اِس محسنِ اعظم نے ساری ریاست میں نوجوانوں کو بیدار کیا۔اِسی بیداری کا نتیجہ تھا کہ جب جموں میں ایک سپاہی نے قرآنِ کریم کی بے حرمتی کی اور ایک پولیس آفیسر نے خطبہ عید سے روکا تو مسلمان حکومت سے ٹکر لینے پر تیار ہوئے۔

سرینگر میں ایک مسلم نوجوان کو اشتعال انگیز تقریر کرنے پر گرفتار کیا گیا۔اس کی پیشی عدالت میں تھی۔باہر مسلمانوں کا پُر امن ہجوم تھا۔پولیس نے اس پُر امن ہجوم پر گولی چلادی اور

اکیس مسلمان سینوں پر گولیاں کھا کر شہید ہوئے

اور بے شمار زخمی۔دنیا میں کشمیری مسلمانوں کی مظلومیت کا چرچا ہوا۔حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے مجاہدین کے ذریعہ تمام دنیا کو اِس ظلم وستم سے آگاہ کیا۔اور پہلی دفعہ مہذب دنیا کو کشمیریوں کی حالتِ زار سے آگاہی ہوئی۔اور یہ پہلا پھل تھا شجرِ آزادی کا جو ''ہائے موجے'' کی کونپل سے پھوٹا۔جس کی پرورش بیس سالوں میں کشمیریوں کے محسن اسیروں کے رُستگار حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خاموش جدوجہد اور پُرسوز دعاؤں سے کی۔اور ۱۳ جولائی کے

شہدائے کشمیر نے اپنے خون سے اس کی آبیاری کی۔

تقریباً بیس سالوں تک کشمیریوں کے اس محسنِ اعظم نے اس تحریک کی تن تنہا آبیاری کی اور تمام ریاست میں آزادی کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ اس کے بعد زعماءِ ہندوستان کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی دعوت دی۔ اور شملہ کے مقام پر برٹش انڈیا کے زعماء جن میں ڈاکٹر سر اقبال، خواجہ حسن نظامی، مولانا اسماعیل غزنوی، سید محسن شاہ، خان بہادر رحیم بخش، نواب سر ذوالفقار علی خان، اخبارات کے ایڈیٹر اور نمائندگان جموں و کشمیر جمع ہوئے۔

۲۵ ، جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک

''آل انڈیا کشمیر کمیٹی''

بنائی جائے۔ اب مسئلہ یہ درپیش تھا کہ کمیٹی کی صدارت کا بار کن کندھوں پر رکھا جائے۔ سب کی نظریں کشمیریوں کے اس محسن پر لگی ہوئی تھیں۔ علامہ اقبال نے کہا کہ یہ اتنا عظیم کام ہے جس کے لیئے بہترین دماغ، بہترین وسائل اور قربانی کرنے والے کارکن درکار ہیں۔ اور یہ تمام وسائل اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک حضرت امام جماعت احمدیہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ خواجہ حسن نظامی اور دوسرے اکابرین یک زبان ہو کر تائید میں کھڑے ہو گئے۔ اِس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ مجھے اِس تجویز سے اتفاق نہیں۔ میں اور میری جماعت کمیٹی سے ہر رنگ میں تعاون کریں گے۔ مگر صدارت کے لیئے کسی اور کو لایا جائے۔ اِس پر علامہ اقبال نے کہا کہ

حضرت صاحب! جب تک آپ اِس کام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے یہ کام ''نہیں ہوگا''۔

اِس پر ہر طرف سے درست درست کی آوازیں بلند ہوئیں۔ چنانچہ مجبوراً حضرت مصلح موعود نے اِس فیصلہ کو قبول فرمایا۔ کمیٹی تشکیل اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی صدارت کا اعلان ہونا تھا کہ تمام برٹش انڈیا کے اکابرین، مدبر، سیاست دان، علماء، مشائخ اور اخبارات کے ایڈیٹر اس کمیٹی کے ممبر بننا شروع ہوئے۔

برِصغیر میں پہلی مرتبہ یہ واقعہ رونما ہوا کہ مختلف مکاتبِ فکر کے علماء، مشائخ، سیاست دان، دانشور، فلسفی، ماہرینِ تعلیم اور اخبارات کے ایڈیٹر ایک

قائد کی قیادت پر متفق ہوئے اور

وہ قائد مظلوم اور اسیر کشمیریوں کے ہمدرد امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔

اب میں بتاؤں گا کہ امام جماعت احمدیہ کی صدارت میں کشمیری قوم نے کیا حاصل کیا۔ کشمیر کمیٹی نے ۱۴، اگست ۱۹۳۱ء کو تمام کشمیر اور برِصغیر میں ''کشمیر ڈے'' منانے کا فیصلہ کیا۔ کشمیر ڈے اتنا کامیاب رہا کہ نہ صرف مہاراجہ کشمیر بلکہ انگریز حکومت بھی حیران و ششدر رہ گئی۔ کشمیر اور برِصغیر کے مسلمانوں کی یک جہتی، پُر زور اور پُر امن احتجاج اور کشمیر کمیٹی کی فعّال قیادت نے مہاراجہ کشمیر کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ صدر کشمیر کمیٹی نے اپنے مبلغین کے ذریعہ تمام دنیا کو مہاراجہ کے ظلم و ستم سے آگاہ کیا۔ کشمیر کی جیلوں میں مقید اسیروں کی رہائی کیلیئے درجن بھر احمدی وکلاء نے دن رات کام کیا اور سینکڑوں اسیران کو رہائی دلائی۔ ان وکلاء میں چوہدری ظفر اللہ خان، بیرسٹر اسداللہ خان، شیخ بشیر احمد، شیخ محمد احمد مظہر جیسے چوٹی کے وکلاء شامل تھے۔ مہاراجہ کشمیر نے اصلاحات کیلیئے جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اُس نے دس اپریل ۱۹۳۲ء کو رپورٹ پیش کی جس کو راجہ نے منظور کیا۔ اِس طرح کشمیر کمیٹی کی آئینی جدوجہد کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔

اسیروں کے رُستگار وجود

کی مساعی کے نتیجہ میں اہالیانِ کشمیر کو تین سو سالوں میں پہلی مرتبہ کچھ انسانی حقوق حاصل ہوئے۔ جن میں مذہبی آزادی، مقدس مقامات کی واگذاری، بیگار سسٹم کا خاتمہ، تعلیمی اصلاحات، آبادی کی بنیاد پر ملازمتوں کا حصول، زمین کے مالکانہ حقوق، پریس کی آزادی، آئین ساز اسمبلی کا قیام اور سیاسی پارٹیوں کے قیام کا فیصلہ شامل تھا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی فعّال قیادت کشمیری مسلمانوں کو بہت سارے حقوق دلانے میں کامیاب ہوئی۔ اب صرف ذمہ دار نظامِ حکومت کا قیام یعنی کشمیر کی مسلم اکثریت کو حکومت میں حصہ دینے کا مسئلہ باقی تھا۔ مگر کشمیر کی آزادی اور اسلام دشمن قوتوں نے مسلمانوں کی یک جہتی اور فعّال قیادت کو ہٹانے کا منصوبہ بنایا۔ جس میں مہاراجہ کشمیر، ہندو کانگریس اور انگریز حکومت شامل تھی۔ اور یہ پہلا موقع

تھا جبکہ حکومتی سطح پر جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے الگ کرنے اور منظر سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔

دراصل مہاراجہ کشمیر کو یہ گھمنڈ تھا کہ اس نے کشمیری مسلمانوں کو اس طرح زیر کیا ہے کہ آزادی کی حس ہی ماری گئی ہے۔مگر

اسیروں کے اِس رُستگار وجود

نے ظلم سے پسی ہوئی قوم کے افراد میں ایسی روح پھونکی کہ مہاراجہ کے محلات میں زلزلہ آ گیا۔ ہندو کانگریس کا خیال تھا کہ مسلمانوں میں اب ایسی کوئی شخصیت نہیں جواُن کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر سکے اور انگریزوں کے جانے کے بعد ہم ہی ہندوستان کے مالک اور وارث ہونگے۔انگریز حکومت کا خیال تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو ایسی اذیتیں دیکر مارا ہے کہ اب کسی مُغل یا غیر مُغل کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ ہوگی۔مگر اُن کی سب امیدوں پر پانی پھر گیا جب انہوں نے اِس مسیحی نفس کی مسیحائی دیکھی کہ صدیوں کی سوئی ہوئی قوم میں ایسی روح پھونکی کہ وہ نہ صرف زندہ ہوئی بلکہ کروٹ بدل کر مہاراجہ کشمیر کے محلات کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہندو کانگریس کی نیندیں حرام ہوئیں کہ محمود غزنوی نے تو صرف سومناتھ کے بُتوں کو ہی توڑا تھا۔

یہ محمود تو ہندوستان کے ظاہری اور باطنی بتوں کو بھی پاش پاش کر کے رکھ دے گا۔

چنانچہ ہندو کانگریس، مہاراجہ کشمیر، اور انگریز حکومت نے فیصلہ کیا کہ جتنی جلدی ممکن ہو مسلمانوں کو اِس فعّال قیادت سے محروم کر دیا جائے۔اِس کام کیلیئے ہندو کانگریس نے اپنے تربیت یافتہ مولوی پیش کیئے۔جن کی قیادت شعلہ بیان احراری لیڈر سید عطا اللہ شاہ بخاری کے سپرد ہوئی۔احراریوں نے فوراً جہادِ کشمیر کا روپ دھار لیا۔اور دربارِ کشمیر سے ملکر تحریکِ آزادی کو سبوتاژ کیا۔

یہ احراری لیڈر مہاراجہ سے

مختانہ وصول کرنے کے بعد کشمیر کمیٹی کی بے لوث قیادت پر حملہ آور ہوئے اور اُسی علامہ اقبال کے ذریعہ جسکا ایمان تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی شخص یہ کام نہیں کر سکتا کشمیر کمیٹی کو ختم کرایا۔علامہ اقبال کو شیشہ میں اُتار کر کشمیر کمیٹی کا صدر اور ملک برکت علی کو کانگرس کا جنرل سیکریٹری بنوایا۔جنہوں نے منصوبہ کے مطابق کمیٹی کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔دراصل یہی وہ منحوس دن تھا جب کشمیر کی موجودہ دورِ غلامی کا آغاز ہؤا۔دروازے پر آئی ہوئی آزادی پھر مذہب کے نام پر چھین لی گئی۔اِنَّا للہ وَاِنَّا علیہ راجعون۔

تقسیم ملک کے بعد بھی اِس مبارک وجود نے کشمیریوں کو تنہا نہیں چھوڑا۔چار اکتوبر ۱۹۴۷ء کو خواجہ غلام نبی گلِلکار کی قیادت میں مہاراجہ کشمیر کی معزولی اور

جمہوریہ آزاد کشمیر

کا تاریخی اعلان کروایا۔جو کہ آزاد کشمیر کے نام سے آج تک قائم ہے۔

آزاد کشمیر کا تمام علاقہ اور گلگت بلتستان مقامی لوگوں نے آزاد کرایا۔

اور پاکستانی رضا کاروں کی ایک احمدی بٹالین فرقان فورس مختلف محاذوں پر کشمیریوں کی مدد کرتی رہی۔جبکہ اس وقت

پاکستانی علماء کا فتویٰ تھا

کہ جو شخص کشمیر کی جنگ میں مارا جائیگا اُس کی موت حرام موت ہوگی۔اور آج کل یہی لوگ قتل و غارت کو جہاد کا نام دیکر لاکھوں روپیہ لوگوں سے وصول کرتے ہیں۔

کاش کہ مذہبی جنونی آڑے نہ آتے تو کشمیر کب کا آزاد ہو چکا ہوتا۔

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ملت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے۔

مجھے میرے غم سے نجات بخش

حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نام ایک خط میں فرمایا کہ تہجد میں دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو:۔

"اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔آمین ثم آمین"

داستانِ اسیری

نصیر احمد۔ ویسٹن ساؤتھ

خاکسار نصیر احمد آف دھد وبسراء تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اور میرا دوست مکرم اعجاز احمد آف موسیٰ والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ہم دونوں مجلسِ شوریٰ کے نمائندہ کے طور پر ربوہ جارہے تھے۔ ۱۹۹۶ء کی بات ہے کہ بس میں سوار ہم آپس میں احمدیت کی باتیں کررہے تھے کہ ایک غیر از جماعت لڑکا ہماری باتیں سن کر کہنے لگا کہ آپ لوگ جس بات کی تبلیغ کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں اپنی شان آنحضورؐ سے بلند بیان کی ہوئی ہے۔ ہم نے کہا کہ یہ بات غلط ہے حضرت مرزا صاحب نے تو آنحضورؐ کی غلامی کا دعویٰ کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں سے دکھا سکتا ہوں کہ اُنھوں نے اپنی شان آنحضرتؐ سے بلند بیان کی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ میرے پاس گوجرانوالہ آئیں تو میں آپ کو وہ تحریریں دکھا سکتا ہوں جس میں مرزا صاحب نے اپنی شان آنحضورؐ سے بلند بیان کی ہے۔ اور اگر یہ بات غلط ثابت ہو جائے تو میں احمدیت قبول کرنے کیلئے تیا رہوں۔

یہ باتیں کرتے کرتے چنیوٹ آگیا۔ اُس نے چنیوٹ اُترنا تھا اُس نے کہا کہ آنحضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور اگر آپ قرآن وحدیث سے مرزا صاحب کی سچائی ثابت کردیں تو میں احمدیت قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اُس نے ہمیں اپنا نام شہزاد بتایا اور کہا کہ میں گوجرانوالہ کا رہائشی ہوں آپ گوجرانوالہ آجائیں تو وہاں بیٹھ کر بات کریں گے۔ ہم نے اُسے ڈسکہ آنے کیلئے کہا کیونکہ ڈسکہ دونوں کا سینٹر بنتا ہے۔ لیکن اُس نے کہا کہ میں اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا ہوں اور وہ میرے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی اس لیئے آپ مہربانی کرکے گوجرانوالہ آجائیں وہاں آرام سے بات کرلیں گے۔ بار بار اُس کے اصرار کرنے پر ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم گوجرانوالہ آجائیں گے۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ دین کی خاطر انسان کہیں بھی جاسکتا ہے تو آپ گوجرانوالہ نہیں آسکتے۔ آپ آجائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پرسکون ماحول میں بات کریں گے۔ اس پر ہمارا اور اُس کا ۱۴ اپریل کا دن طے پا گیا کیونکہ ہم نے مشاورت اٹینڈ کرکے واپس ڈسکہ جانا تھا لہٰذا ہمارا یہ دن اور وقت مقرر ہوگیا۔ اس کے بعد ہم ۱۴ اپریل کو جانے کیلئے تیار ہوگئے اور خاکسار اور مکرم اعجاز احمد صاحب دونوں ڈسکہ سے گوجرانوالہ روانہ ہوگئے اس لڑکے نے ہمیں گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن پر ملنے کو کہا۔ ہم دونوں قریباً تین بجے سٹیشن پر پہنچے تو یہ لڑکا جس نے اپنا نام شہزاد بتایا تھا ہم سے ملا اور بڑے پیار سے بٹھایا اور ہمیں پیپسی لاکر دی اور کہا کہ میرا ایک اور دوست آرہا ہے اُس کا انتظار کرلیں۔ اتنی دیر میں وہ بھی آگیا وہ کسی ورکشاپ میں کام کرتا تھا۔ نا توں سے یہ محسوس نہ ہوا کہ یہ کسی مُلاں سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے کہا کہ چلو ریلوے سٹیشن کے دوسری طرف بینچ پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں، انہوں نے ہمیں ملتان سے چھپے ہوئے پمفلٹ دیئے۔ جن میں مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالے بتائے ہوئے تھے۔ کہ مرزا صاحب کی فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے۔ ہم نے اُنہیں سورۃ جمعہ کا حوالہ دیا۔ ابھی دس منٹ نہیں گزرے تھے کہ اچانک گوجرانوالہ کا ختم نبوت کا جنرل سیکریٹری جس کا نام حافظ ثاقب تھا پولیس کو ساتھ لیکر ہمارے سر پر آن کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یہ دو قادیانی مسلمانوں کو تبلیغ کرکے کافر بنانا چاہتے ہیں ان کو گرفتار کیا جائے۔ پولیس نے ہمیں اپنی حراست میں لے لیا اور تھانہ چلنے کو کہا۔ راستے میں مجھے پولیس والے نے کہا کہ تم تو بہت برے لوگ ہو تمہیں گولی ماردینی چاہئے کیونکہ تم آنحضرت کو گالیاں دیتے ہو اور نئے دین کی تبلیغ کرتے ہو۔ حافظ ثاقب نے پولیس والوں کو پتہ نہیں ہمارے متعلق کیا کچھ کہا تھا۔ جس پر پولیس والے بھی بہت غصہ میں تھے۔ جب پولیس ہمیں ریلوے تھانہ گوجرانوالہ میں لے آئی تو تھوڑی دیر میں تھانہ کے احاطہ میں مولوی بھی آگئے۔ اتنی دیر میں مغرب کا ٹائم ہوگیا ہم دونوں نے حوالات کے اندر ہی وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو وہی اے ایس آئی جو ہمیں پکڑ کے لایا تھا نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ آپ لوگ نماز بھی پڑھتے ہو۔ دن میں کتنی نمازیں ہوتی ہیں؟ کتنے روزے ہوتے ہیں؟ آپ کا کلمہ کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ یہ باتیں اگر ہمارے چار پانچ سال کے بچے سے بھی پوچھتے تو وہ بھی آپ کو بتادیں گے۔ خیر ہم نے اُس کو کلمہ پڑھ کر [illegible] اور ہم نے کہا کہ ہم

تہہ دل سے آنحضورؐ سے محبت رکھتے ہیں۔اس پر وہ بہت متاثر ہوا اور اُس نے مولوی سے جس کا نام حافظ ثاقب تھا کہا کہ اِن لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہے اور دوسرے ضلع سے آئے ہیں ان کو چھوڑ دینا چاہیے۔اس پر حافظ ثاقب نے کہا کہ یہ تبلیغ کر رہے تھے تو اے ایس آئی نے کہا کہ انھوں نے آپ کو کوئی چیز تو نہیں دی زبانی بات ہو رہی تھی تو ان کو چھوڑ دینا چاہیے۔حافظ ثاقب نے کہا کہ نہیں ان کو نہیں چھوڑنا،اس پر اے ایس آئی کو غصہ آ گیا اور اس نے حافظ کو گالی دی اور کہا کہ اس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ میں نے آپ کو گالی دی ہے۔

تھوڑی دیر بعد اور بھی مُلاں تھانے میں جمع ہو گئے۔جس پر اے ایس آئی نے کہا کہ ایس۔ایچ۔او۔ریڈ پر گئے ہوئے ہیں وہ آئیں تو وہی اِن کے خلاف رپورٹ درج کر سکتے ہیں۔خیر مولویوں کا تھانے میں تانتا بندھا رہا۔ایس۔ایچ۔او۔رات گیارہ بجے کے قریب تھانے آئے،اُس وقت تک مولوی وہاں رہے۔مولوی نے ایس۔ایچ۔او۔کو کہا کہ ان کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔ایس۔ایچ۔او۔نے کہا کہ ان کے پاس کیا کوئی چیز نکلی ہے یا کوئی لٹریچر نکلا ہے یا کوئی کیسٹ دی ہے جس کے ذریعہ انھوں نے آپ کو تبلیغ کی ہے۔حافظ ثاقب نے کہا نہیں تو ایس ایچ او نے کہا تو پھر ان کے خلاف رپورٹ درج کرنے کا کیا جواز ہے؟ ان کو چھوڑ دینا چاہئے۔مجھے اُس نے پوچھا کہ آپ نے ان کو کیا تبلیغ کی ہے۔خاکسار نے جواب دیا کہ سر،انھوں نے ہمیں خود اپنے پاس بلایا ہے اور بڑے اچھے طریقے سے ملے تھے اور ہمیں پیپسی وغیرہ بھی پلائی تھی اور یہ پمفلٹ اِنھوں نے ہی دیئے جو آپ کی ٹیبل پر ہیں۔اور پہلے سے ہی انتظام کیا ہوا تھا کہ یہ پمفلٹ دے کر ان کو پولیس کے حوالے کر دیں گے جبکہ ہم نے اپنی طرف سے کوئی پمفلٹ یا کوئی تبلیغی پیپر تک نہیں دیا۔اس پر ایس ایچ او نے کہا کہ مولوی صاحب ان لوگوں کو چھوڑ دینا چاہئے ان کا کوئی قصور ثابت نہیں ہوتا۔جس پر حافظ ثاقب نے بڑے زور سے کہا کہ قادیانی جماعت کے لوگوں کے خلاف جنرل ضیاء الحق نے یہ قانون بنایا ہے کہ کوئی بھی قادیانی کسی کو اگر زبانی بھی تبلیغ کرتا ہے تو اُس کو 298-C کے تحت تین سال تک جیل میں بند کیا جائے۔تھانے دار کو اس شق کا پتہ نہیں تھا،اُس نے اپنے سپاہی سے کہا کہ وہ Law بک لے کر آئے۔وہ Law Book لے کر آیا جس کو ایس ایچ او نے دیکھا اور وہاں پر یہ شق موجود تھی کہ کوئی بھی قادیانی تحریراً یا تقریراً یا کوئی بھی Audio-Video یا جس سے احمدیت کی تبلیغ ظاہر ہوتی ہو،اس طرح کے شخص کو 298-C کے تحت جیل میں ڈال دینا چاہئے۔یہ شق دیکھ کر ایس ایچ او نے مجھے بڑے پیار سے کہا کہ میں آپ پر پرچہ نہیں کاٹنا چاہتا۔مگر یہ مُلاں قانون کو بھی سمجھتے ہیں اور اِن کی اِدھر طاقت بھی ہے لہذا میں مجبور ہوں اور میں آپ کے خلاف رپورٹ درج کر رہا ہوں۔جس پر اُنہوں نے 298-C کے تحت ہم پر رپورٹ درج کر لی۔دوسرے دن پانچ اپریل کو ایف۔آر۔آئی درج کر کے ہمیں گوجرانوالہ جیل بھجوا دیا گیا۔اُس دن ہمارے ساتھ ۳۶ لوگ اور بھی جیل میں گئے۔

رات کو جیل کی بیرک میں ایک منشی ہوتا ہے جس نے صبح نئے قیدیوں کو جیل سُپر نٹنڈنٹ کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے کہ کون کون کس کس کیس میں آئے ہیں۔اُس نے اُدھر جو مسلمان ہوتے ہیں کلمہ سننا ہوتا ہے۔اُس نے باری باری سبھی لوگوں سے کلمہ سنا جس پر اُس نے آخر پر کہا کہ سوائے ان دو لوگوں کے کسی کو کلمہ نہیں آیا۔اُس منشی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ہم احمدی ہیں۔اُس نے میری ڈیوٹی لگائی کہ آپ ان سب کو کلمہ سکھا دیں۔میں رات گئے تک لوگوں کو کلمہ پڑھاتا رہا۔جب صبح ہوئی تو سُپر نٹنڈنٹ کے آنے سے پہلے خاکسار نصیر احمد کی ڈیوٹی لگا دی کہ آپ کھڑے ہو کر ان سب کو کلمہ طیبہ اور اُس کا ترجمہ پڑھا دیں۔میں اُن کو تقریباً آدھا گھنٹہ کلمہ اور اُس کا ترجمہ سکھاتا رہا۔اس کے بعد جب ہم سُپر نٹنڈنٹ جیل کے سامنے پیش ہوئے تو اُس نے ہمیں حفاظتی وارڈ میں بند کروا دیا۔یہاں پر ایک احمدی اور تین ڈاکو بھی بند تھے۔ہم دونوں وہاں پر باقاعدگی سے نماز باجماعت پڑھتے تھے۔کچھ دنوں کے بعد جو خطرناک ڈاکو تھے اُن میں سے بھی ایک نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی۔تھوڑے دنوں کے بعد دوسرے ڈاکوؤں نے بھی نماز شروع کر دی۔ایک دن ہم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے ساتھ دو ڈاکو بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جب تیسرے کی آنکھ کھلی تو اُس نے دیکھا کہ دونوں ڈاکو بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں تو مذاق میں گالی نکال کر کہتا ہے کہ یہ وارڈ بدمعاشوں کی ہے یا کہ مؤمنوں کی ہے۔خیر ہماری صحبت کا اُن پر بڑا اثر ہوا۔ہم وہاں بھی اُن کو تبلیغ کرتے رہے اور اُنہوں نے کبھی ہماری مخالفت نہ کی۔ہماری بات کو پوری توجہ سے سنتے رہے۔اٹھارہ دن کے بعد ہماری ضمانت ہو گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہمیں تحفے بھیجے۔اُس کے بعد تاریخیں چلتی رہیں،مولوی باقاعدگی سے تاریخیں اٹینڈ کرتے رہے۔ہمارا کیس کافی لمبا ہو گیا ہر ماہ ہمیں ایک دو تاریخ کیلئے جانا پڑتا۔جج بدلتے رہے چار سال کے بعد ایک نیا جج آیا

جب اُس نے ہماری فائل دیکھی کہ چار سال پرانا کیس ہے اور یہ لوگ مسلسل باقاعدگی سے تاریخ پر آتے ہیں تو اُس نے کہا کہ آپ کو تاریخیں بھگتنے کا شوق ہے۔ہم نے کہا نہیں سر،اس پر اُس نے کہا کہ میں اگلی تاریخ پر آپ کا کیس ختم کر دوں گا۔ہم بہت خوش تھے کہ کیس ختم ہو جائے گا کیونکہ جج نے خود کہا تھا کہ آپ دس ہزار لے آنا اور آپ پر تھوڑا سا جرمانہ ڈال کر کیس ختم کر دیا جائے گا۔لیکن اگلی تاریخ پر جب ہم آئے تو انتظار کرتے رہے کہ ہمارے نام کی کال آئے مگر کوئی کال نہ آئی ہم نے جج سے جا کر پوچھا تو اُس نے کہا کہ آپ کے مدعی زیادہ طاقتور ہیں میں آپ کو بری نہیں کر سکتا اور اُس نے اگلی تاریخ دے دی۔اور بعد میں بھی یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔میں ۲۰۰۵ میں سری لنکا چلا گیا اور وہاں میں نے اسائلم کا کیس درج کروایا جو کہ اللہ کے فضل سے بہت جلد پاس ہو گیا اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے وہاں سے کینیڈا آ گئے۔

رسالہ ’’نحن انصاراللہ‘‘ مجلس انصاراللہ کینیڈا کا ترجمان ہے۔ اِس کیلئے آپ کا قلمی تعاون درکار ہے۔سب انصار بھائیوں سے بالخصوص اور دیگر ممبران جماعت سے اس قلمی تعاون کی درخواست ہے۔علمی مضامین، اپنی زندگی کے واقعات، مشاہدات ہمیں لکھ کر بھیجیں ہم اِنہیں قارئین کی دلچسپی کے لیئے شائع کریں گے۔ مضامین بھیجنے کا پتہ جریدہ کے انڈیکس کے صفحہ پر ہے۔آپ اپنے مضامین ہمیں ای میل بھی کر سکتے ہیں۔اگر آپ مضامین کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو براہِ کرم خاکسار سے خط، فون یا ای میل رابطہ فرمائیں۔قائد اشاعت

اگر رسالہ نحن انصاراللہ کی ترسیل یا دیگر انتظامی امور کے حوالہ سے آپ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اطلاع دینا چاہتے ہیں تو براہِ راست قائد اشاعت انصاراللہ سے رابطہ کریں۔

نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے!

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’نمازوں کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہو گی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے۔اس کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح ہمارے والدین کرتے ہیں۔اگر اپنے بچوں کو ان گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ انہیں نمازوں میں باقاعدہ کریں۔کیونکہ اب ان غلاظتوں اور اس گند سے بچانے کی ضمانت ان بچوں کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دے رہی ہیں۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے یعنی یقیناً نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے (العنکبوت:۴۶)۔گویا ان نمازوں کی حفاظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان نمازوں کے ذریعہ سے ضمانت دے دی ہے کہ خالص ہو کر میرے حضور آنے والے اب میری ذمہ داری بن گئے ہیں کہ میں بھی اس دنیا کی گندگیوں اور غلاضتوں سے ان کی حفاظت کروں اور ان کو نیکیوں پر قائم رکھوں، تقویٰ پر قائم رکھوں۔ایسے لوگوں میں شامل کروں جو تقویٰ پر قائم ہوں، جو میرے پاکباز لوگ ہیں۔ایسے لوگوں میں شامل کروں جو میرا انعام پانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے اور ہمیں اپنا عبادت گذار بندہ بنائے۔‘‘ آمین۔

قارئین سے گزارش

اگر آپ کی نظر سے بھی جماعت کے متعلق (موافق یا مخالف) کوئی تحریر گزرے تو اسکا تراشہ ادارہ کو بھی ضرور بھجوا دیا کریں۔تا کہ اسے دیگر قارئین کے استفادہ کے ساتھ ساتھ جماعتی لٹریچر و تاریخ کا حصہ بنایا جا سکے۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے زیر انتظام

تربیتی کلاسز کا انعقاد

مجلس انصار اللہ کینیڈا، شعبہ تربیت کے زیر انتظام مئورخہ یکم مئی ۲۰۱۱ کو کینیڈا بھر میں تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوا۔ کینیڈا کے مختلف شہروں میں اکٹھے انصار بھائیوں نے اپنے اپنے ریجن میں ایک مصروف مگر مفید دن گذارا۔ یارک ریجن کی کلاس بیت الاسلام میں ہوئی، ایڈمنٹن و سسکاٹون کے انصار مسجد ہادی میں جمع ہوئے اور جی۔ ٹی۔ اے سینٹرل کے انصار احمدیہ ابوڈ آف پیس میں تھے۔ پیل نارتھ، ویسٹرن اُونٹاریو، کیلگری اور ونڈسر کی جماعتوں نے بھی ان کلاسز کا اہتمام کیا۔

امسال یہ کلاسز غیر روائتی طریقہ سے ہوئیں۔ نئی طرز پر ہونے والی ان کلاسز میں روائتی تقریروں کے ساتھ ساتھ گروپ ڈسکشن پر بھی زور دیا گیا۔ انصار نے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم ہو کر تیسری شرط بیعت اور حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مارچ ۲۰۱۱ پر سیر حاصل بحث کی۔ گروپ ڈسکشن کے بعد ہر گروپ لیڈر نے اپنے گروپ میں ہونے والی بحث کی بنیاد پر ایک ڈیمو پیش کی۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ ہر ناصر اپنی ذمہ داری کا احساس کرے گا اور نہ صرف خود نماز باجماعت ادا کرے گا بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ادئیگی کی تلقین کرتا رہے گا۔

علاوہ ازیں، مرکزی اور مقامی عہدیداران نے بھی اپنی تقاریر میں انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انصار کی ایک معقول تعداد نے ان بابرکت کلاسز میں شرکت کر کے بے پناہ برکتیں حاصل کیں۔

رن فار بریڈفورڈ

جماعت احمدیہ کی ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ وہ جہاں بھی رہی ہے وہاں کے باسیوں کو اپنے خوبصورت اور پاک نمونہ سے اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہتی ہے۔ایسا ہی ایک منظر ۱۲ جون ۲۰۱۱ کو صوبہ اونٹاریو کے شہر بریڈفورڈ میں دیکھنے کو ملا۔ جماعت احمدیہ کی جانب سے منعقد کردہ ایک دوڑ میں نہ صرف جماعت کے افراد نے حصہ لیا بلکہ مقامی رہائشی بھی پورے جوش وخروش سے شریک ہوئے۔ اِس دوڑ کے مقابلے کا مقصد اِس شہر کی لائبریری اور کلچر سینٹر کیلئے فنڈ اکٹھا کرنا تھا۔

یاد رہے کہ اس شہر میں اس قسم کا یہ پہلا اجتماع تھا جس میں تقریباً پانچ سو افراد نے شرکت کر کے پانچ یا تین کلومیٹر کے دوڑنے یا پیدل چلنے کے مقابلے میں حصہ لیا۔اس پروگرام سے نہ صرف پندرہ ہزار ڈالر سے زائد رقم اکٹھی کی گئی بلکہ مقامی لوگوں میں جماعت کا اچھا تاثر بھی قائم ہوا۔انہوں نے جماعت کی اس کوشش کو نہ صرف سراہا بلکہ آئندہ بھی اس قسم کے پروگراموں کے انعقاد کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس پروگرام کا آغاز اور اختتام حدیقہ احمد پر ہوا۔قارئین کو یاد رہے کہ یہ جگہ جماعت نے کچھ عرصہ قبل جلسہ سالانہ اور مستقبل کی دیگر ضروریات پُورا کرنے کی غرض سے حاصل کی تھی۔ جماعت کے اس خوبصورت نمونہ کو دیکھتے ہوئے بریڈفورڈ کی شہری انتظامیہ نے اس سال ہونے والے مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کو حدیقہ احمد میں منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔اب یہ اجتماع انشاءاللہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو اسی جگہ منعقد ہوگا۔

mediaFRIENDS.ca

Computer and Security Products

License Plate Camera

- ★ Security Cameras
- ★ Web Development
- ★ Point of Sale System
- ★ Desktop Computers
- ★ LCD Monitors

Security System
DVR and 4 Cameras
Only for **$489.00**
+ Tax

Watch your office and home 24 hours

Email: mediafriends@yahoo.com

Call: 416 916 6957

Global Educational Marketing Corporation

Distributor of the Global Educational Trust Plan (Global Plan).
The Global Plan is an Education Savings Plan that provides you with a disciplined approach to saving for your Child's education, with the **Choice** of colleges and universities worldwide.

M. MOHSIN CHOHAN
B. Sc. (Hons) Agri. Edu. M. A. (Eco)
M. A. (Islamic Studies) MBA LLB
DAIBP (Inst. Of Bankers In Pak)
Sales Representative

Dir. 647-669-6483
Tel. 416-741-7777
Fax: 416-741-7772
Client Service: 1877-460-7377
muhammad.chohan@globalassociates.ca

2365 Finch Avenue West
Suite 203
Toronto, ON M9M 2W8
www.globalfinancial.ca

MEDICAL CARE STORE

Hearing Aid Division

Your partner in getting your life back

Health Canada Licensed

ADP Approved Vendor

VAC Health Identification Card Accepted

Grand Opening

$100 off for all new Customers *

We are your best source for all your hearing aid needs because:

- **No charge hearing test on our state of the art testing equipment**
- **Unbeatable price**

  (ask for our 15 days price match guarantee)
- **Guidance in ADP funding process, product information etc. in English, Urdu, Hindi, Punjabi and Chinese**

90 DAYS GUARANTEE

Certified Hearing Aid Specialists 90 days worry free Guarantee during which you could exchange and/or return the hearing aid with full refund

'Note – In case of return, service fee will be charged)

'ayment Plan:

ɔu could take advantage of one of our payment plan option:

- Pay in full and get a 2.5 % discount on top of our already offered competitive price
- 3 months payment plan…pay first instalment at the time of your check up and remaining 2 through post dated cheques. (credit cheque will be required)
- Need more time….call us to explore possible option

ꞁeferral Plan:

ease do ask one of our team member regarding our "Referral Program"… ɔu might end up procuring your hearing aid and accessories that ɔmes with it ***free of charge.***

Services Offered

- **Hearing Loss Testing**
- **Tinnitus Evaluation**
- **Central Auditory Processing**
- **Hearing Screening both for Industrial Work and for School**

ɔntact No.: 1-888-439-9270 905 799 9270 or 416 919 9218

Automatic Road, Unit 108, Brampton

ntario L6S 6K9, Canada Fax: 416-907-5843

'ww.medicalcarestore.com

mail: info@medicalcarestore.com

***Call Now for detail**

MEDICAL CARE STORE
MEDICAL CARE STORE
For all of your home care product needs
Health Canada Santé Canada
Health Canada Licensed
ADP Approved Vendor
VAC Health Identification Card Accepted
Up-to 75% of Product Cost could be covered by Ontario Government*
Phone Order are also accepted
We talk Urdu, Hindi, Punjabi and English
5% DISCOUNT ON WEB ORDERS
Scooters
Item #Lynx L-4, (ID L-4B)
Regular Price: $1544
Promo Price: $1300
Shiatsu Lumbar Massaging Cushion
Item #BK-K20-0CA
Regular Price: $72
Promo Price: $55
Walker
Item #770-180
Regular Price: $95
Promo Price: $60
Rollators
Item #700-926
Regular Price: $425
Promo Price: $375
Transport Wheelchair
Item # 700-850
Regular Price: $289
Promo Price: $185
Backbelts
Item # BB-ML1
Regular Price: $55
Promo Price: $43.5
Wheel Chair
(ADP funding available some Conditions apply)
Item #700-425
Regular Price: $425
Promo Price: $375
Contoured Memory Foam Pillow
Item # PL-MEM-5S
Regular Price: $45
Promo Price: $37
Lowback Backrest Support
Item # LB-BLK-CB
Regular Price: $89
Promo Price: $69
3 in 1 Raised Toilet seat
Item # 770-618
Regular Price: $80
Promo Price: $62
Portable-BP Equipment
Item # 106-950
Regular Price: $75
Promo Price: $50
VISA
MasterCard
Visa / Master Card / American express & ATM cards are accepted
Contact No.: 1-888-439-9270
905 799 9270 or 416 919 9218
4 Automatic Road, Unit 108, Brampton - ON L6S 6K9, Canada Fax: 416-907-5843
www.medicalcarestore.com
e-mail: sales@medicalcarestore.com
*As per Assistive Device Program rules and pending ADP approval

مکرم منور جاوید صاحب، بریڈفورڈ کے مئیر عزت مآب ڈگ وائٹ سے ایوارڈ وصول کرتے ہوئے

حدیقہ احمد پر رن فار بریڈفورڈ کا ایک منظر

جی، ٹی، اے سینٹرل کے انصار عہد دہراتے ہوئے

جی، ٹی، اے سینٹرل کے انصار اجتماع کی کاروائی کے دوران

جاوید اقبال بٹ صاحب، شفقت محمود صاحب، رفیق قمر صاحب، مبارز وڑائچ صاحب جی، ٹی، اے سینٹرل کے اجتماع کے موقع پر

شریف احمد، جاوید اقبال بٹ صاحب اور ندیم طاہر صاحب

انعامات اپنے حق داروں کے منتظر

اجتماع کے موقع پر انصار مشاہدہ معائنہ کی تیاری میں

سرے ویسٹ بی،سی کے لوکل اجتماع کی چند تصویری جھلکیاں

ادریس بقاپوری صاحب، ریجنل امیر، چوہدری محمد اسلم شاد صاحب سے انعام وصول کرتے ہوئے

اجتماع کے موقع پر دعا کا ایک منظر

مکرم نسیم احمد صاحب، چوہدری محمد اسلم شاد صاحب، نعیم لکھن صاحب، غلام مرتضیٰ صاحب

خلیل احمد مبشر صاحب، رضوان پیرزادہ صاحب اور دیگر دوست

تربیتی کلاس کے موقع پر انصار دوستوں کے ڈسکشن گروپس

KASHLAW PROFESSIONAL CORPORATION

BARRISTER, SOLICITOR & NOTARY PUBLIC

KHALID SHEIKH

B.COM., MC (JAPAN),/FCCA (UK), CPA (USA), FCA, CGA, LLB

5805 Whittle Road, Unit #105
Mississauga, ON L4Z 2J9
Tel: 905-267-2195
Fax: 905-267-2189
E-mail: kashlaw@gmail.com

1111 Albion Road, Suite G1
Toronto, ON M9V 1A9
Tel: 416-741-4447
www.kashlaweroffice.com
Fax: 416-741-5271

Muhammad Nasrullah, CGA

Certified General Accountant

2365 Finch Ave West Unit 206A
North York ON
M9M 2W8

Tel: 416 748 0817
Fax: 416 748 6814
E-mail: nasrullahcga@gmail.com

Abid Maqsood
BROKER

Dir: 416.893.2904
Bus: (416) 740-4000
Fax: (416) 740-8314
amaqsood@trebnet.com

Home Life Superstars
Real Estate Limited-Brokerage
Independently Owned & Operated

23 Westmore Dr, Unit 102
Toronto, ON M9V 3Y7

HOMELIFE HIGHER STANDARDS

PRESIDENT CLUB · REALTOR® · MLS MULTIPLE LISTING SERVICE

'Try us before YOU Buy or Sell'

'Love for All, Hatred for None'

AutoDen
Buy & Sell Automotive

Financing & Leasing Available

Mubariz Warraich
Sales Manager
647-280-7431

Quality Used Cars, Vans & Trucks

Phone: (905) 857-7266 / (416) 628-7050
Fax: (905) 857-6259 / (416) 628-7051
Email: mubarizw@hotmail.com
12544 Hwy #50, Bolton ON L7E 1M4

www.AutoDenOnline.com

Jamnik Graphics

41 Courtland Ave. Unit 7
Vaughan ON L4K 5A9
jamnikprint@gmail.com
info@jamnikgraphics.com
www.jamnikgraphics.com
Tel: 416.508.7855 | Fax: 905.669.2838

Digital & Offset Printing

For all your Printing Needs!

Special Offer

5000 $ 150.00 +tax

Full Colour Business Cards

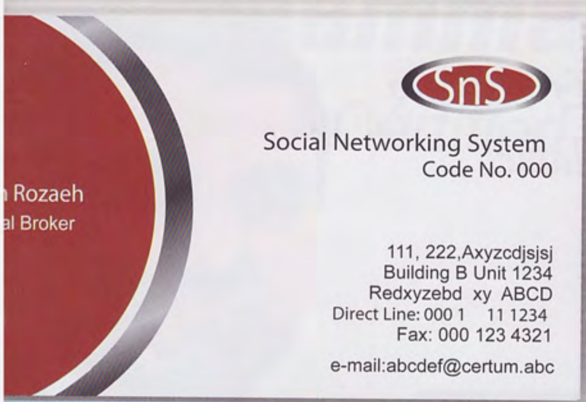

1000 Single Sided **$50.00** +tax

1000 Double Sided **$60.00** +tax

- FLYERS
- POST CARDS
- BROCHURES
- SIGNS
- POSTERS/ BANNERS
- BUSINESS CARDS
- LETTERHEADS
- ENVELOPES
- INVOICES
- NCR
- MAGAZINES
- MAGNETS
- LASER CHEQUES
- LASER LABLES (ANY SIZE)
- WEDDING CARDS
- PROMOTIONAL ITEMS
- SELF-INK STAMPS

We Take Pride in Our Quality & Service

VISA MasterCard
we accept Visa & Mastercard

Award For Bradford Jama'at

By the grace of Allah, on the basis of our regular participation and playing an active role in Bradford's community events, The Bradford Board of Trade awarded our Jama'at the Award of

"Community Development (Business Leader)"

On June 1, 2011, at the Annual Awards Gala of Bradford Board of Trade, the Hon. Doug White, Mayor of the Town Of Bradford West Gwillimbury, along the award of " Community Development (Business Leader)" also presented three other Certificates of Appreciation to Munawar Javed Chaudary Sahib, Secretary Public Relation Committee of Bradford and Chair Run for Bradford.

Details of the awards are as follow;

1- Certificate of Acknowledgement from the Corporation of the Town Of Bradford West Gwillimbury and the Office of Economic Development.

2- Certificate of Appreciation from Member of Provincial Parliament **(Julia Munro, MPP York Simcoe).**

3- Certificate of Appreciation from Member of Parliament **(Hon. Peter Van Loan, MP York-Simcoe and Leader of the Government in the House of Commons).**

Congratulations to all members of Jama'at for their hard work and this great achievement

Adeel Sb, Sajad Rubbani Sb, Mahmood Ahmad Sb) from Ahmadia Abode of Peacet

Mushahida Muaina:

First: Mukaram Janood Zia Sahib (Weston North East)
Second: Mukaram Waseem Ahmad Sahib (Ahmadiyya Abode of Peace)

Walk: Under 55 years:

First: Mukaram Mohammad Afzal Sahib
Second: Mukaram Mohammad Ijaz Sahib (Weston South)

Walk, Over 55 years

First: Mukaram Shamasuddin Sahib (North York)
Second: Mukaram Janood Ahmad Zia Sahib (Weston North East)

Hot Potato:

First: Mukaram Mubarik Ahmad Sahib (Weston North East)
Second: Mukaram Abdul Latif Sahib (Weston Islington)

Musical Chairs:

First: Mukaram Zubair Ahmad Sahib (Weston Islington North)
Second: Mukaram Mubarik Ahmad Sahib (Weston North West)

Sadr Majlis Ansarullah Canada, Shafqat Mahmood Ahmad Sahib also awarded following Special Prizes:

Best Attendance:

First: Weston Islington
Second: Weston North

Majlis for Best Reports:

Weston North West

Best Majlis for Chanda Collection: Weston South

For organizing and conducting the GTA Regional Ijtema with help of all Ansar and Jama'at volunteers, a prize was awarded to Khaksar Sharif Ahmad.

The prize distribution ceremony was led by Sadr Majlis Ansarullah Canada, Mukaram Shafqat Mahmood Sahib. He also delivered a concluding address and thanked all the volunteers for their efforts and prayed for their prosperity. The Ijtema concluded with a silent prayer.

A designated team then wound up the event.

Special recognitions to Nazim Ansar GTA Centre, Makaram Javid Butt Sahib, who organized and supervised the whole event.

May Allah bless us all. Ameen

Regional Ijtema GTA Centre

Majlis Ansarullah Ansarullah Canada

By the grace of Allah, the Ijtima was successful with an attendance of about 150 members. All of the Eight Majalis Ansarullah were able to attend and participated in the Ijtima competitions. The event was managed and organized effectively due to the efforts and diligence of Nazim Ansarullah GTA and his team. We were very blessed in that Sadr Ansarullah Canada, National Ansarullah office bearers and Regional Amir Jama'at GTA Centre were able to attend our Ijtema.

They supervised the competitions and made the Ijtema a successful event. The inauguration speech was delivered by Maulana Mukhtar Ahmad Cheema Sahib. Tilawat was recited and the Ansarullah Pledge was repeated. The educational competition then began.

Competition Results:

Tilawat:

First: Mukaram Shamusuddin Sahib (North York)
Second: Mukaram Mahmood Ahmad Nasir Sahib (Rexdale)

Nazam:
First: Mukaram Mahmood Ahmad Nasir Sahib (Rexdale)
Second :Mukaram Mirza Abdul Basit Sahib (Weston North East)

Urdu Speech:
First: Mukaram Adul Basit Qamar Sahib (Ahmadia Abode of Peace)
Second:Mukaram Naseer Ahmad Sahib (Weston South)

English Speech:
First: Mukaram Shamusudin Sahib (North York)
Second: Mukaram Abdul Basit Qamar Sahib (Ahmadia Abode of Peace),
Second: Mukaram Javaid Zarif Sahib (Weston South)

The educational competitions ended with a lunch break. After the Zuhar and Asr prayers, the sports competitions were initiated.

Paigham Rasani:

First: Mukaram Nasir Shaiekh Sahib and team (Naseer Ahmad Sb, Ijaz Khan Sb, Tariq Sheikh Sb, Javaid Zarif Sb) of Weston South j

Second; Mukaram Basit Qamar Sahib and team (Nasir Vance Sb,

Rexdale:	2
Weston. Islington:	2
Weston. North E:	10
Weston North W:	12
Weston South:	9
North York:	2
Toronto Central:	1

Total = 74

Windsor, Ontario

Windsor Jama'at held this on April 29, 2011on Friday.

Whole Jama'at has benefit from this topic. Some members have appreciated this topic.

Western Ontario

20 Ansar both from North and South attended this seminar on May 1, 2001. The number of attendees was lower than our expectation. May be due to continuous rain, overall event was good in the sense that all participants took great interest in the discussion of the topic.

Peel North Region

Tarbiyyat seminar was held as per programme and guidelines provided by Markaz. It was presided by Mirza Mubarik Sahib, Regional Amir Peel Region. It included group discussions and speech by Murabbi Silsala, Maulana Abdul Rashid Yahya Sahib. Sadar Sahib Majlis Ansarullah Canada also joined the programme and addressed with his concluding remarks. Total attendance was 52.

Vaughan West -	7
Richmond Hill -	1
Woodbridge -	3
Total :	**71**

Edmonton and Saskatoon Report

Tarbiyyat workshop was held on Sunday, May 1, 2011 at Hadi Mosque. The workshop started with recitation from The Holy Quran by Khalid Mahmood saib, followed by Ansarullah pledge by Abdul Bari sahib and an introduction to the workshop theme and format. Attendance was 27.

The material received from Markaz was photocopied in advance and provided to all participants. This included a summary of Huzur [aba] Friday Sermon of March 4th, 2011 in Urdu and English and clear instructions what questions need to be discussed by the groups. After introduction, the workshop session was lead by Dr. Syed Yousuf Ahmad Sahib, Muntazim Tarbiyyat. He presented a Power Point Presentation of summary of Friday Sermon of Huzur[aba.]

After the presentation, participants were divided in 4 groups of 5 each and one group with 6 members. The group task was assigned and explained how the process will proceed. During discussions, Dr. Mohyuddin Mirza and Dr. Syed Yusuf Ahmad acted as facilitators and went around the tables if any group needed help.

Each group selected their group leader who took notes for presentation to entire group. After the group leaders made their presentations, participants asked further questions to elaborate on points of interest. Afterwards Dr. Mohyuddin Mirza Sahib briefly summarized the points and Respected Bari Sahib also commented.

Later Dr. Mirza Sahib thanked the participants and Dr Yusuf Sahib. All Ansar brothers shared the excitement of new approach and acknowledged that this has added to their knowledge.

GTA Central

Tarbiyat Seminar of GTA Central was held in Multipurpose Hall of Ahmadiyya Abode of Peace. New program format was very much appreciated by all Ansar brothers. Attendance was less than expected. Total 74 Ansar brothers participated in this Seminar.

Majlis wise attendance was as follows:

Ahmadiyya Abode of Peace: 36

Tarbiyyati Class Report

Majlis Ansarullah Canada

May 01, 2011

York Region

By the Grace of Allah, it was conducted on Sunday May 1st, 2011 at 11:30 to 1:45. This time new format was designed to conduct group discussions and every member was enthusiastic about this and participated well.

The program was started with the recitation of the Holy Qur'an, followed by Urdu and English translation. Next was the Ansar Pledge, followed by opening address by Amir Sahib Canada. Sadr Sahib Ansarullah Canada then introduced the format of the class.

Four groups were formed for discussion on the main theme of the seminar which was "The 3rd Condition of Bait" and also Huzur's Friday Sermon of March 4th, 2011. After the group discussion, each group leader made a short presentation based on the outcome of the discussions. In group discussions each member agreed to act on the self assigned tasks. Main tasks which were discussed were to be regular in daily prayers and help other Ansar brothers in the neighbourhood to be regular in daily prayers especially in congregation in the Mosque. Shahid Mansoor Sahib, National Secretary Tarbiyyat, commented on the presentation. Then Kamran Ashraf Sahib, National Qai'd Tarbiyyat Majlis Ansarullah Canada, made concluding remarks in light of the group discussions. This was followed by some important announcements by Nazim Ansarullah York Region, and it was concluded with Silent Prayers led by Shahid Mansoor Sahib.

Attendance:

Peace Village Centre -	15
Peace Village South -	15
Peace Village West -	10
Peace Village East -	6
Maple -	8
Vaughan East -	6

BRAIN DAMAGING HABITS
(That Should Be Avoided)

- **No Breakfast:** People who do not take breakfast are going to have a lower blood sugar level. This leads to an insufficient supply of nutrients to the brain causing brain degeneration.
- **Overeating:** It causes hardening of the brain arteries, leading to a decrease in mental power.
- **Smoking:** It causes multiple brain shrinkage and may lead to Alzheimer disease.
- **High Sugar Consumption:** Too much sugar will interrupt the absorption of proteins and nutrients causing malnutrition and may interfere with brain development.
- **Air Pollution:** The brain is the largest oxygen consumer in our 20 body. Inhaling polluted air decreases the supply of oxygen to the brain, bringing about a decrease in brain efficiency.
- **Sleep Deprivation:** Sleep allows our brain to rest. Long term deprivation from sleep will accelerate the death of brain cells.
- **Head Covered While Sleeping:** Sleeping with the head covered increases the concentration of carbon dioxide and decrease the concentration of oxygen that may lead to brain damaging effects.
- **Working Your Brain During Illness:** Working hard or studying with sickness may lead to a decrease in effectiveness of the brain as well as damage the brain.
- **Lacking In Stimulating Thoughts:** Thinking is the best way to train our brain, lacking in brain stimulation thoughts may cause brain shrinkage.
- **Talking Rarely:** Intellectual conversations will promote the efficiency of the brain.

List of earthquakes which caused at least 50000 fatalities that hit the world after the demise of the Promised Messiah[as]. (After 26 May 1908)

No.	Date YYYY-MM-DD	Location	Deaths	Magnitude
1	1908-12-28	Messina, ITALY	72,000	7.2
2	1920-12-16	Haiyuan, Ningxia, CHINA	200,000	7.8
3	1923-09-01	Kanto (Kwanto), JAPAN	142,800	7.9
4	1948-10-05	Ashgabat (Ashkhabad), Turkmanistan (USSR)	110,000	7.3
5	1970-05-31	Chimbote, PERU (S. America)	70,000	7.9
6	1976-07-27	Tangshan, CHINA	255,000	7.5
7	1990-06-20	Western IRAN	40,000 to 50,000	7.4
8	2004-12-26	SUMATRA	227,898	9.1
9	2005-10-08	PAKISTAN	86,000	7.6
10	2008-05-12	Eastern Sichuan, CHINA	87,587	7.9
11	2010-01-12	HAITI	222,521	7.0

Amazing it seems, **there is no such earthquake occurred during 19th century, in which the Promised Messiah [as]. came in to the world**. But the first earthquake which caused more than 50000 fatalities hit in December 1908, only 6 months after his demise.

Source:USGS (US Geological Service)

Truth of the Promised Messiah[as]

"We never punish until We have sent a Messenger."

(Bani Isra'il, 17:16)

Allah the Almighty said to the Promised Messiah[as]. "A Warner came unto the world, but the world accepted him not; yet God shall manifest His favour and demonstrate his truth with powerful assaults." *(Ruhani Khazain, vol. 18. p. 466-467)*

ELEVEN deadliest earthquakes hit the world during TEN CENTURIES before the advent of the Promised Messiah[as].

ELEVEN deadliest earthquakes hit the world during ONE CENTURY after the demise of the Promised Messiah[as].

List of earthquakes which caused at least 50000 fatalities that hit the world before the advent of the Promised Messiah[as].

No.	Date YYYY-MM-DD	Location	Deaths	Magnitude
1	1783-02-04	Calabria ITALY	50,000	Not Available
2	1755-11-01	Lisbon, PORTUGAL	70,000	8.7
3	1727-11-18	Tabriz, IRAN	77,000	Not Available
4	1693-01-11	Sicily, ITALY	60,000	7.5
5	1667-11-XX	Shemakha, CAUCASIA	80,000	Not Available
6	1556-01-23	Shaanxi (Shensi), CHINA	830,000	~8
7	1290-09-27	Chihli, CHINA	100,000	Not Available
8	1268-XX-XX	Asia Minor, SILICIA	60,000	Not Available
9	1138-08-09	Aleppo, SYRIA	230,000	Not Available
10	0893-03-23	Ardabil, IRAN	150,000	Not Available
11	0856-12-22	Damghan, IRAN	200,000	Not Available

Notes:

Dr Gerard Kuiper (1905-73) was a Dutch-American astronomer who spent most of his career at University of Chicago. In the 1960's he helped identify landing sites on the moon for Apollo program. He discovered Uranus's satellite *Miranda* and Neptune's satellite *Nereid*. He also discovered CO2 in the atmosphere of Mars.

Meghnad Saha FRS (1893 - 1956) was an Indian astrophysicist best known for his development of the Saha equation, used to describe chemical and physical conditions in stars. Professor Saha made far reaching contributions in the field of national planning and popularization of science. He was an active advocate of the river valley projects and establishment of various National Laboratories and Institutions in India. He founded the National Academy of Sciences and the National Institute of Sciences. The life of Professor Saha has been, in fact, an integral part of the growth of scientific research and organization in India.

Zakaria Virk is a Canadian author who has compiled/translated 14 books in Urdu. Of note are his three books on the eventful life of Nobel laureate Prof Abdus Salam. His English articles on *Islam and science* are available at www.islamquranscience.org.

He can be reached at zakaria.virk@gmail.com

place. We have to go back to more than 600 years to the year 1287 A.D. to get again the eclipses on the 13th and 28th Ramazan over Qadian (Alladin & Ballabh 1993). The prophecy does not say that eclipses never occurred on the specified dates in the past but it does say that such signs were not shown for any other person before".

Popularisation of Astronomy

"Occasionally I got the opportunity of giving a popular talk on a topic of astronomy. I wrote popular articles on the following topics: "The solar system and the development of celestial mechanics (Alladin 1980); The Rotating Galaxy (Alladin 1981); The Impact of Astronomy on the development of scientific thought (Alladin 1983); Interactions of Arab and Persian Astronomers with India (Alladin 1988); The motion of the Moon and the Islamic calendar" (Alladin & Ballabh 1989); Galaxy Interactions (Alladin 1992).

Sometimes I got a chance of talking about the structure of the universe in a religious meeting. Religion encourages the study of nature as the following verses of the Holy Quran clearly shows:

"In the creation of the heavens and the earth and in the alteration of the night and the day there are indeed signs for men of understanding. Those who remember Allah while standing, sitting, and lying on their sides, and ponder over the creation of the heavens and the earth: Our Lord Thou has not created this in vain.... (3:191-192).

I often quote the following words of the great celestial mathematician Henri Poincare (d1958) which I like very much: " *The stars send us not only the visible and gross light which strikes our bodily eyes, but from them also comes to us a light, more subtle, which illuminates our minds".*

Spitzer and Baade (1951) who had estimated it in a crude way without taking into account the non-homologous nature of energy transfer. The results showed that close penetrating collisions can lead to considerable energy transfer and that even mergers of galaxies would occur (Alladin 1965). **I was awarded Ph.D. degree in December 1963".**

Under the heading "Studies in dynamics of galaxies in India", Dr Alladin has given a brief account of the work done by him and by his associates. Fifteen papers are cited with brief description for the period 1970- 1995.

In describing his visits to various institutes and participation in conferences he writes: "In 1985, I spent three months at International Centre for Theoretical Physics, Trieste, on the kind invitation of Prof Abdus Salam, who was a source of great encouragement to me. Here I studied dynamics of satellite stellar systems (Alladin 1986, Rao et al 1987). During this trip I also benefited very much by meeting Prof Sciama and his associates at "SISSA" .

Studies in Frequency of Eclipses

Concerning his studies in frequency of eclipses he wrote: "Objections were raised that lunar and solar eclipses have occurred in the month of Ramazan several times and hence this could not serve as reasonable criterion for the identification of a Divine Reformer. Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Head of Ahmadiyya community, directed me to look into this matter. On my request, Dr A.K. Bhatnagar, and his colleagues at Positional Astronomy Centre, Calcutta, kindly helped me by making lengthy calculations. I studied the frequency of occurrences of eclipses in the month of Ramazan with my colleague, Prof. Ballabh, who helped me enormously. We investigated the occurrences of eclipses from 623AD to 2000AD. We found that in a period of 22 years, we have a year, or more commonly two consecutive years, in which both lunar and solar eclipses occur in the month Ramazan over some part of the earth, or the other, but it is quite rare to get both eclipses on the specified dates over a specified

student how to learn the subject". I spent many sleepless nights trying to solve the problems which were given as home work. This was the hardest year in my education.

By God's grace, I passed the ordeal and was admitted to the Ph.D. program of the Yerkes Observatory. I found that here great emphasis was laid on acquisition of comprehensive knowledge. After taking courses for two years, a comprehensive examination had to be passed. Professor Morgan, who gave us courses on classification of astronomical objects told us: "The deeper you want to go in any field, the more necessary it is for you to broaden your knowledge". I was research assistant of Dr Nelson Limber for three years and I did my Ph.D. research under his supervision. He was an excellent research guide and a very kind and affectionate person. He was a student of Nobel Laureate Professor S. Chandrasekhar.

For my Ph.D. thesis Limber asked me to compute the orbits of colliding galaxies making use of *polytrope* theory to obtain the forces between galaxies when they overlap. I did this in a semi-analytic manner assuming that the galaxies were spherically symmetric configuration and by representing their density distribution by those of *polytropes*. The orbits were computed by taking into account the departure of the intergalactic force from the inverse-square force due to the effects of overlap but by neglecting the transfer of energy from the translational motion of the galaxies to the stellar motions. The thesis was not accepted and I was asked to resubmit it after investigating the problem of energy transfer to which I had referred in my thesis as a problem for further research. This was very fortunate because the latter work turned out to be considerably more significant than what I had already done. Those who are asked to resubmit the thesis with the addition of more work may keep my case in mind. This may be a blessing in disguise.

Using the technique of impulsive approximation used earlier by Spitzer (1958) for estimating the tidal effects of an interstellar cloud on a galactic cluster, I estimated the energy transfer from galactic motion to stellar motions of penetrating collision of galaxies. It was found that the energy transfer was considerably greater than what was inferred earlier by

Life As An Astronomer

In 1983 his article *The Impact of Astronomy on the Development of Scientific Thought*", was published in Bulletin of Sciences. In it he wrote, "From time immemorial, the spacious firmament with its numerous heavenly bodies attracted the attention of man and stimulated his thoughts. Astronomy or the study of heavenly bodies is the oldest branch of science and may be called the mother of sciences. "

His article **My Life As An Astronomer**: was published in Bulletin of Astronomical Society (1997) 25, 159-169. This article is divided into 8 sub-headings. (1). Astronomy in early years. (2). Education at the University of Chicago (1959-63). (3). Studies in dynamics of galaxies in India. (4). Visits to other Institutes. (5). Studies in frequency of eclipses (6). Teaching of Astronomy. (7). Popularisation of astronomy (8). Acknowledgements

In regards to his education at the University of Chicago 1959-62 he writes: "I had applied for the Ph.D. programme at the Yerkes Observatory. Professor G. Kuiper, who was the Director, wrote to me that I could not be given admission with the background I had. But if I could come to USA at my own expense and take various courses in Physics at the University of Chicago for a year and if my progress was found good, I would be eligible for a Research Assistantship at Yerkes. Since I did not succeed in getting financial support from anywhere for studying in the US for a year, I had given up the idea of going to the US. Now with funds available under US-India Educational Exchange Program, I was able to go to US and study physics for a year. The books that I had studied here were generally the same as those I had studied in India. But in India I was not used to solving problems given at the end of various chapters. In the US I found that our progress was chiefly assessed by the ability to solve the problems.

One of my professors Dr P. Vandervoort once said: "*Here in the University of Chicago, our policy is not to teach the subject but to teach the*

He enjoyed best of both worlds: *religion and science*. His principal area of research was Dynamics of Galaxies. He also did stellar work on the frequency of occurrences of lunar and solar eclipses. Dr Alladin joined the Department of Astronomy, Osmania University as a lecturer in May 1964 and retired as Professor in March 1992. He was director of the Nizamiah Observatory in 1983.

He was among the famous 100 Astronomers was member of various scientific organizations International Astronomical Union, Astronomical Society of India, Plasma Science Society of India, and Indian Association for General Relativity and Gravitation, Indian Association of Physics Teachers.

Awards & Recognitions

Dr. Alladin was awarded Meghnad Saha Award 1981 from UGC New Delhi, Man of the Year 2000 American Biographical Institute USA, 2000, Outstanding People Medal, International Biographical Centre Cambridge 2003, Bharat Excellence Award, Friendship Forum of India, 2006, 500 Great Leaders Diploma, American Biographical Institute USA 2008.

His Books

He authored dozens of Urdu articles on religious topics besides five books:

- The Dynamics of Colliding Galaxies, 1963, 130 pages,
- The Dynamics of Stellar Systems, 1977, 264 pages,
- Gravitational Interactions between Galaxies, 1982, 57 pages.
- The goal of Man and the way to reach it,
- Views of Scientists on the Existence of God, 1991, 20 pages.

We corresponded with each other for nearly 12 years. His last letter I received in his own English hand-writing was dated 8th July 2010 in which he wrote: "Recently I saw your book *Muslamano Kay Science Karnamay. I wish to congratulate you on the work of Muslim scientists, in all branches of science. I hope and pray that your book inspires the Muslims to study science and excel in it. Earlier I had received the article from Badr re: my father's introducing Montgomery Watt to Islam for which I am very grateful to you. I had given your review on the book* ***Cosmic Anger*** *to Siraj Sahib as soon as I received it".*

During this period he sent me following books and articles. (1).The Quran and modern scientific discoveries, English translation of his Urdu speech which I did in 1993. (2). Views of Scientist on the existence of God (3). Current Science May 1946. (4). Scientific Heritage of India (5). My life as an astronomer. (6) Scientific outlook of the Holy Quran (7). Urdu speech "Islam and Science".(8). Nizamiah Observatory Platinum Jubilee **Souvenir** 1908-1983 . (9) The Impact of Astronomy on the Development of Scientific thought – October 1983. (10) The Motion of the Moon and Islamic Calendar, printed in Mahavisva, Vol 2, No 1, 1989.

His Scientific Career

Dr Alladin was an outstanding astronomer of India. Simplicity was the hallmark of his entire life. A scholar and a gentleman he had deep conviction in his beliefs. He had rock solid belief in God Almighty. Once he was visiting Karachi, Customs office enquired him about some electronic items and would not release these. His wife stated that all of a sudden Dr Sahib disappeared. After a while he came back, and told her I thought in this situation only God could help us. So I decided to offer *salat.* With much confidence he went back to the customs officer, who gladly returned him the items because the staff for the next shift had arrived.

Mahmood Qureshi. Watertown is about an hour's drive from my home in Kingston. During his stay we spoke to each other several times.

In March 2009 I visited Qadian and met him after the Asr prayers at Masjid Mubarak. He was delighted to see me unexpectedly. He insisted that I should visit his house right then, which I did. We had tea together and talked about the stuff I was working on and his latest findings in the field of religion and science. I gave him a copy of my book B*iography of al-Biruni* and some other articles. He gave me a photocopy of *Current Science, Vol XVI, May 1946* containing a news item: Fazle Omar Research Institute, Qadian by Dr. Bhatnagar, Director Scientific and Research Council, India. The learned professor in his opening statement had said: "*I also very thoroughly appreciated the honour which this ceremony has offered me of coming into contact with Hadhrat Khalifatul Masih. This is a privilege which I had cherished for a long time and its fulfilment today will never be forgotten by me*", When I informed him that I was proceeding to Delhi, he asked me to meet Maulana Waheeduddin Khan, which of course I did.

As 2009 was being celebrated *Year of the Astronomy*, Jamia Ahmadiyya Qadian had arranged his lecture. Dr Sahib asked me to join him at the meeting next day and speak to students as well. It was a fruitful session, made livelier with the questions and answer session by the Jamia students.

After the Jamia meeting I mentioned to Dr Sahib that Britain's distinguished author on Islam Dr. Montgomery Watt (1909-2006) had written in the introduction to one of his books that he became interested in Islam through lengthy conversations with Dr Sahib's father who was a student at the time in Scotland. Dr Sahib was impressed with this piece of information and asked me to provide him documentary evidence, which I did after my arrival in Canada.

Dr Saleh Alladin (1931-2011)

An Eminent Ahmadi Astronomer

By Zakaria Virk, Kingston, Ontario, Canada

One of India's eminent astronomers Prof. Dr. Saleh Alladin passed away in Amritsar on March 20th, 2011.He also served as the educational advisor to former Indian President APJ Abdul Kalam. He wrote several booklets, dozens of articles and published more than 50 research papers. He taught at Osmania University and was director of Nizamiya Observatory, Hyderabad.

Encounters with Dr Salih Alladin

It was about twelve years ago, one day my home phone rang. The person on the other end said: I am Saleh Alladin, visiting my cousin in Toronto; we would like to visit you in Kingston. I was rather taken aback, because Dr Sahib was senior to me so it was my duty to visit him in Toronto. I offered to visit him in Toronto but he insisted. One fine Sunday morning in July 1999, he arrived at my doorstep with his cousin Mahmud Alladin. To my utter surprise, Maulvi Abdul Aziz Bhambri Sahib had accompanied them as well.

We had lunch together, talked about our mutual interest, *Islam and Science*, and later I gave them a tour of Queen's University, Kingston. Dr Sahib told me that he was much impressed by my articles on the history of Islamic science which had appeared in *The Review of Religions*. In fact one of these articles *Observatories in the Islamic World* was reviewed by him before its publication.

About six years ago Dr Sahib visited his daughter Saliha who was living at the time in Watertown, New York state, with her husband Dr

Hadrat Jibreal[as] enquired from the Holy Prophet "if anybody passed away from your Ummah as the residents of the paradise were very happy tonight".

Hadrat Sa'ad[ra]'s demise remained a source of grief for a long time for the Holy Prophet[sa]. He used to recall his memories on every important occasion. Once, the king Ukeed Roma sent the gift of a few silk robes to the holy prophet. Hudhur donned them and the companions liked them a lot. Hudhur[sa] said you like these robes. I swear upon God that the silk handkerchiefs of Sa'ad Bin Mua 'az in the paradise are far better than these.

One little statement of Hazrat Sa'ad sheds light on his spiritual stature. He used to say " certainly I am very feeble but I am very firm in three things: number one; that whatever I heard from the holy prophet I considered it true, number two; that I never let any imagination defile my namaz. Third, while offering a funereal prayer I always considered myself as the deceased person and imagined what kind of questions he will be asked.

May Allah elevate his station in the heavens and enable us to follow his exemplary life. (Ameen)

on the person of Hazrat Sa'ad[ra] to adjudicate. He was brought to the court despite his severe injuries. The Holy Prophet[sa] stood up in respect and also ordered his companions "stand up in respect for a person who is better than you". Hadrat Sa'ad[ra] inquired from both the parties whether they will accept his decision. Both Muslims and Jews nodded in affirmation. Hadrat Sa'ad[ra] passed the following verdict according to the injunctions of Torah.

"As a punishment for breach of contract and rebellion, the warriors of Banu Quraiza will be beheaded and women and children will be taken as captives". Upon hearing the verdict the Holy Prophet[sa] remarked that certainly Sa'ad[ra]'s decision was in accordance with the commands of Allah.

While still under treatment in his own tent, one night his wound opened up and blood started to flow into the adjacent tent. Hudhur[sa] came to see him upon receiving the news. The prophet of Allah placed his head in his lap, blood started to soak his clothes but Hudhur[sa] kept on praying unconcerned. Hudhur[sa] prayed that "Oh Allah, Sa'ad[ra] undertook the duties of jihad for your sake, he attested your messenger and dispensed with every responsibility entrusted to him. Please accept his spirit in such a fashion that you accept the best of the spirits". Upon hearing this Hadrat Saad opened his eyes with love for the Holy Prophet[sa] and uttered the following words with complete spontaneity." Oh the prophet of God peace may be on you, I witness one last time and that you are a messenger of God". He passed away right after these words.

The Holy Prophet[sa] personally led Hadrat Sa'ad's funeral Procession. He[sa] is reported to have said that angels were carrying the body of Sa'ad[ra]. Hadrat Abdullah Bin Amr[ra] relates that Hudhur[sa] stated that out of the large number of angels that visited the earth at the time of Sa'ad's death seventy thousand decended on the earth for the first time .

Hadrat Ayesha[ra] relates that Hadrat Sa'ad Bin Mau'az's death was the gravest shock to the Muslims after the deaths of Hazrat Muhammad[sa] and his two companions Hadrat Abu Bakr[ra] and Hadrat Omer[ra]. Hadrat Sa'ad drank from the cup of martyrdom at the raw age of 37 and was buried in Janat-ul-Baqih.

tribe in the battle of Badr and proved steadfast when Muslim army dispersed during the battle of Uhad. Hazrat Ayesha[ra] narrating an incident from the battle of Ahzab, States that she was in the fort of Bani Haris along-with the mother of Hazart Sa'ad at that time. People were heading towards the battleground. Hazrat Sa'ad[ra] also passed by, he was wearing a small, protective iron shield that barely covered his chest. He had a pierce in his hand and was hurrying towards the battleground. Hazrat Ayesha[ra] continues that I said to Hadrat Sa'ad[ra]'s mother that I wish his Shield were big enough to cover his arms lest he gets hurt. Those apprehensions proved right and Hazrat Sa'ad[ra] received a fatal blow of an arrow on his shoulder.

The way, the Holy Prophet[sa] took care of Hadrat Sa'ad[ra] during this illness, is enviable. Hudhur[sa] advised that he should be treated in the tent of Rafida, a lady of the Aslam clan who was well versed in the art of nursing. Hudhur[sa] visited Hazrat Sa'ad[ra] twice a day everyday to inquire about his health. Hudhur[sa] praised and encouraged Hazrat Sa'ad[ra] during his visits and prayed for him in these words:

'May God bestow the best of rewards to this leader of his people, oh Sa'ad[ra] you fulfilled your promise, Allah will also honour his pledge with you'.

Breach of Accord by Banu Quraiza and Hadrat Sa'ad's[(ra)] decision.

After the Holy Prophet[sa]'s migration to medina, Muslims, Jews and Ansar agreed on a mutual accord (Mithaq-e-Madina). All parties were bound to help each other in case of an external aggression. During the battle of Ahsab Banu Quraiza conspired to side with the non-believers instead.

Once the dust of the battle settled, the Holy Prophet under the divine guidance besieged the forts of Banu Quraiza to hold them accountable for their breach of contract. If they would have sought peace and forgiveness from the Holy Prophet they would have been pardoned like Banu Nadair. But they decided to appoint an arbitrator. Both Muslims and Jews agreed

Hazrat Sa'ad Bin Mua'az Ansari[ra]

Muhammad Javed Zarif

(Translated and Summarised from the Book "Seerat-e-Sohaba Rasool" by Hafiz Muzzaffar Ahmad Sahib)

Good looking face, wide eyes and a manly beard, this was Hadrat Sa'ad bin Mua'az Ansari[ra]. He belonged to Abdul Shahal, a clan of Aous tribe which he headed as well. His mother Hadrat Kabsa Binat Rafeh[ra], was also a companion and devotee of the Holy Prophet[sa]. She was a very sincere, kind and loyal woman. Hazrat Sa'ad[ra] was also known as Abul Amro (*Father of Amro*).

Hazrat Sa'ad[ra] accepted Islam through the efforts of Hazrat Musa'ab Bin Omair[ra], the first ever missionary of Islam to Medina. Hazrat Sa'ad[ra] made it clear to his fellow tribesmen that he will disassociate himself from them until they embrace Islam. Therefore, the whole clan of Abdul Shahal entered the fold of Islam. Acceptance of Islam by a person of his stature served as a great blessing for the nascent Islam. He proved to be a trusted advisor and a great helper for the Holy Prophet[sa].

On the eve of the battle of Badr, the Holy Prophet[sa] sought advice from his companions about how to form his war strategy. After getting opinion from Mohajir (immigrant) companions, Hudhur[sa] turned to the Ansar (local Muslims of Medina) for their confirmation of Bait-e-Uqba by which they had pledged to protect him in Medina . Hadrat Sa'ad[ra] speaking on behalf of Ansar stated that "we believed in you and attested you, and bore witness to the truthfulness of your teachings and we took a firm pledge that we will obey your orders without demur. Therefore, oh the prophet of Allah, move ahead with your own plans InshAllah you will find us around you. If you command us to jump into the sea we will simply jump into it. None of us will stay behind". The Holy Prophet[sa] showed great pleasure upon hearing this.

Hazrat Sa'ad[ra] proved true to his words and fought with a great valour and zeal in the battles of Badr, Uhad and Ahsab. He was a flag bearer of his

Godly People

So said the Promised Messiah[as]

"I say it repeatedly that you should try to win the pleasure of God, for, if God is kind to you the whole world will be kind and if He is annoyed, nobody can avail you anything. When His wrath descends none in the world will show kindness to you even though you may try to deceive the people in various ways - by making use of rosary or dyeing your clothes yellow or green; the people will take it to be a mean thing. Even if the world is deceived for a few days, the glamour will go and the people will be disillusioned.

But he who comes from God, the world will not succeed in its plans of opposition, however great the opposition. The people may call him names and curse him but a time will come when the world will turn to him and will openly admit his truthfulness. I tell you the truth that for whoever God is, the world also becomes his. Of course it is quite true that those who come from God are in the beginning opposed by the people and they are troubled and stumbling blocks placed in their way.

Never a messenger or a prophet has come to the world who was not put to hardships. Everyone of them has been called a cheat, fraudulent and a business (i.e. his claim is nothing short of exploiting the people and a means of extracting money from them). But despite the fact that millions of people wanted to shoot arrows at them, threw stones at them, abused them, they did not care a fig for all this. There was nothing that could stand in their way.

They continued reciting the word of God to the people. They continued delivering the message which they had brought from God and they did not leave any stone unturned to see their message reach their people. The trials and tribulations which they were meted out by their people (who did not believe in them) did not make them slack rather it added to their speed till the time came when God made their difficulties easy and the opponents began to realise the truth of the matter. At that time the opponents came to them and fell at their feet and admitted openly that their claim was based on truth.

The hearts are in the hands of God and whenever He will, He changes them."
(Malfoozat Vol. 7, pg. 196-197)

The Holy Prophet

the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets

Hadith On Self-Examination

Umar ibn Khattab relates: We were sitting one day with the Holy Prophet when a man appeared among us whose clothes were of an intense whiteness, whose hair was very black, who bore no mark of travel and who was not known to any of us. He sat down in front of the Holy Prophet, their knees touching, and placing his hands on his thighs he said: Muhammad, tell me about Islam.

The Holy Prophet said: Islam is that you should bear witness that there is none worthy of worship save Allah alone and that Muhammad is His Messenger, and that you should observe Prayer, pay the Zakat, observe the fast during Ramadhan, and perform the Pilgrimage to the House if you can afford the journey thither. The man said: That is right. We were surprised that he inquired and also confirmed the correctness of the answer.

He then said: Tell me about faith. The Holy Prophet said: That you should believe in Allah, His Angels, His Books, His Messengers, the Last Day, and that you should believe that He determines the measure of good and evil. The man said: That is right. Now tell me about the due performance of obligations.

The Holy Prophet said: That you should worship Allah as if you are beholding Him, and if not then in the consciousness that He is watching you. The man said: Now tell me about the Hour of Judgment. The Holy Prophet said: He who is being asked knows no more about it than the one who asks. The man then said: Well, tell me some of the signs of its approach. The Holy Prophet made answer: That the hand-maiden should give birth to her master and that barefooted, barebodied, penurious goatherds should be seen lording it in great mansions.

Then the man departed, and I remained a while. The Holy Prophet said to me: Umar, do you know who the questioner was? I said: Allah and His Messenger know best. He said: It was Gabriel who came to instruct you in your faith. (*Sahih Muslim*).

Selected Verses from the Holy Qur'ān

Chapter 61: Al-Saff Verse 7

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful.

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ
إِسْرَآءِيلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ
أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

[61:7] And *remember* when Jesus, son of Mary, said, 'O children of Israel, surely I am Allah's Messenger unto you, fulfilling that which is before me of the Torah, and giving glad tidings of a Messenger who will come after me. His name will be Ahmad.'

And when he came to them with clear proofs, they said, 'This is clear enchantment.'

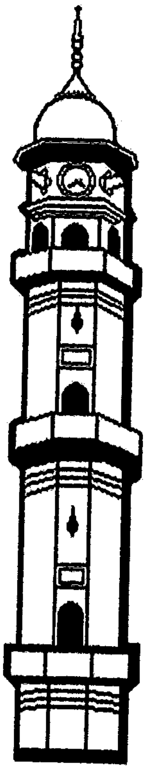

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ

(Holy Qur'ān, 3:53 & 61:15)

Quarterly

Nahnu Ansarullah Canada

Volume XII, No. II
July 2011– September 2011

A publication of
Majlis Ansarullah Canada
An auxiliary of
Ahmadiyya Muslim Jama'at Canada

Editorial Board
Nahnu Ansarullah Canada

Amir Ahmadiyya Muslim Jama'at	Lal Khan Malik
Sadr Majlis Ansarullah	Shafqat Mahmood
Qai'd Umumi & Coordinator	Abdul Hamid Ghani
Qai'd Isha'at & Manager	Muhammad Javed Zarif
Editor Urdu	Nasir Ahmad Vance
Editor English	Dr. Sajid Ahmad
Printed by:	Jamnik Graphics

Majlis Ansarullah Canada
100 Ahmadiyya Avenue,
Maple, ON
L6A 3A4

In this Issue

1	Selected Verses from Holy Qur'an	2
2	Ahadith of Holy Prophet[SAW]	3
3	So Said The Promised Messiah[AS]	4
4	Hazrat Sa'ad Bin Mua'az Ansari[ra]	5
5	Dr Saleh Alladin	9
6	Truth of the Promised Messiah[as]	18
7	Ansarullah Activities	21

Buying or Selling Real Estate?

For living or investing

- Lovely homes on quiet streets
- Great Neighbourhoods
- Investor's Dream
  - Fixer Uppers
  - Bank Closures
  - Distress Sales
  - Countryside Properties
  - Two to 97 Acres

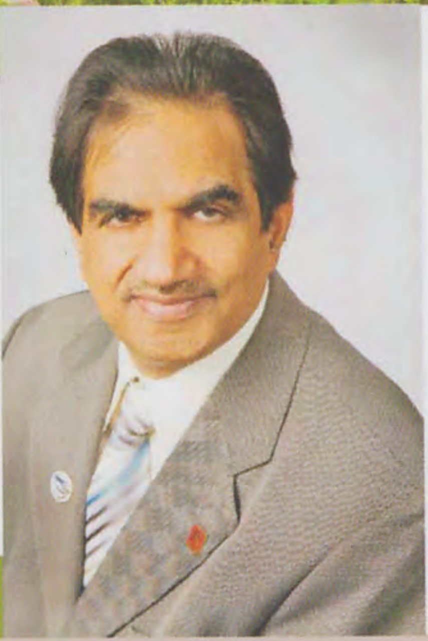

Call for free consultation!

416.788.0537

- 5% down payment
- lowest interest rates
- low monthly payments
- fantastic professional service

Fazal Shahid
Direct Line: 416-788-0537
Office Line: 416-742-8000
fashahid@gmail.com
Century21 People's Choice Reality Inc.

Call for professional advice

Amaranth, ON

- Over 4000 Sq ft Executive Bungalow
- Inground Pool, Large Pond
- Modern kitchen w/ stainless steel appliances
- Wall to wall fireplace
- Huge Game/Entertainment room

Toronto

- Gorgeous 1-bdrm condo by the lake
- Modern kitchen w/ granite counter-top w/ stainless steel appliances
- Spa-like bathroom w/ soaker tub & granite countertop
- Indoor Pool, Sauna, Gym

Bradford

- Great Investment opportunity
- Approx. 8.25 acres
- Highway location
- Great future potential
- Close to amenities

Century 21

Nahnu Ansarullah

MAJLIS ANSARULLAH CANADA

January to June 2011

Ansarullah should always remember that: Your practical examples and the self-improvement you bring about, along the lines of purity of conduct, should be at a much higher level than that of the other auxiliary organizations and the generality of the members of the Jama'at. Our elders exemplified that they completely fulfilled their trust as members of Ansarullah and, in the spirit of selflessness, they rendered sacrifices for the cause of Faith. Therefore, now it is our duty, through persistent struggle and prayers, to go on paving the way to facilitate the performance of virtuous conduct, for the generation that will follow our trail. Thus, you must hold fast to the following piece of advice given by the Promised Messiah (a.s.). He says:

"The true essence of Bai'at [i.e. being initiated into Ahmadiyyat] is, indeed, that the person who is being initiated should create, within his heart, a genuine transformation and fear of God; and, by identifying the real goal, such a one may provide, in his own life, a practical example of purified personal transformation. If this outcome is not achieved, then there is no benefit of being initiated through Bai'at.

(A Message from Hadhrat Khalifat Massih[a.b.a] -V,)